REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/37.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP 3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- ظہیر احمد طاہر، سید قیم احمد مجیب شبیر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپیہ، ششماہی ۱۸ روپیہ، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپیہ، فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۱ جمادی الاوّل ۱۴۰۶ھ — ۲۳ صلح ۱۳۶۵ ہش — ۲۳ جنوری ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ صلح (جنوری) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لنڈن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ:-

"حضور انور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں دن رات مصروف ہیں۔" الحمد للہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے پیارے دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں تائید الٰہی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احباب کرام اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی و محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ موصولہ اطلاعات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ بخیریت مراجعت کے لئے درخواست دعا ہے۔

● مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

پاکستان میں کلمہ طیبہ کا بیج لگانے والے گرفتار احمدی نوجوانوں کو

عمر کوٹ سندھ کی عدالت کے جج نے رہا کر دیا

ترجمہ از انگریزی محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

جناب حاجی عبد اللہ لاہوتی سول جج عمر کوٹ سندھ، پاکستان نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے والے احمدیوں کے مقدمہ کا فیصلہ کر دیا۔ اور ان گرفتار شدہ احمدی نوجوانوں کو باعزت بری اور رہا کر دیا۔ استغاثہ کے مطابق اس مقدمہ کی تفصیل یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے چند افراد نے اپنی قمیصوں پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بیج جو پلاسٹک کے بنے ہوتے تھے ـــــ پہنے ہوئے تھے۔ استغاثہ کی رائے میں ان کے اس فعل سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے۔ اس لئے ان احمدیوں کو گرفتار کر کے فوجی عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ ضیاء حکومت کے زمانہ کے نام نہاد آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی ایک شق یہ ہے کہ

"قادیانی یا لاہوری گروپ (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کا اگر کوئی آدمی براہ راست یا بالواسطہ اپنے آپ کو مسلمان کہے یا کہلائے یا اپنا مذہب اسلام ظاہر کرے۔ یا تبلیغ کرے یا اپنے مذہب کا پراپیگنڈا کرے۔ یا دوسروں کو اپنا عقیدہ قبول کرنے کی دعوت دے۔ الفاظ سے (خواہ بول کر خواہ لکھ کر) یا کسی خاص نشان سے۔ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھڑکاتا ہو تو وہ قابل سزا ہے۔ جو سزا تین سال قید تک کے لئے ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

عدالت کی رائے میں استغاثہ (حکومت) ملزمان کے خلاف الزامات کو ثابت نہیں کر سکا۔ مسلمانوں کے جذبات اتنے کمزور نہیں ہیں کہ اگر وہ کلمہ طیبہ کا بیج احمدیوں کو لگا ہوا دیکھیں تو ان کے مذہبی جذبات مجروح ہو جائیں گے۔ نام نہاد آرڈیننس قادیانیوں کو چند مخصوص کاموں سے روکتا ہے۔ لیکن کلمہ طیبہ کے بیج اپنی قمیصوں پر لگانے سے نہیں روکتا۔ اور یہ واضح قانون ہے کہ جس امر کی حکم میں کوئی ممانعت نہیں وہ مسموح یعنی اجازت والا سمجھا جاتا ہے۔

عدالت کی رائے میں اگر ایک قادیانی تاجر کتب کی دکان سے قرآن مجید کا ایک نسخہ خریدتا ہے اور اپنے گھر کو جاتا ہے۔ اگر راستہ میں اسے مسلمان دیکھ لیں تو اس احمدی نے اس سیکشن کے ماتحت کوئی جرم نہیں کیا جیسے اگر کوئی ہندو قرآن مجید کا نسخہ پڑھنے اور علم حاصل کرنے کے لئے خریدتا ہے۔

معزز جج نے مزید فرمایا، اگر پاکستان میں بسنے والے شہریوں کو جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں، اس طرح پولیس کی طرف سے ہراساں کیا جائے تو یہ امر اسلام کی تعلیم اور تبلیغی مقاصد کو نقصان پہنچانے والا ہوگا۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام کو چھوئیں گے بھی نہیں۔ قانون کا عام اصول جس کی اہمیت پر اسلامی شریعت نے بھی زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے پسند

(باقی صفحہ ۲ پر)

خلافت رابعہ کی ایک حسین یادگار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت عہد خلافت میں فرینچ ترجمہ قرآن کریم مع فرینچ ترجمہ دیباچہ تفسیر القرآن طبع ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام مشنوں کو مبارکباد کا خط لکھ دیا جائے۔ چنانچہ بذریعہ اعلان ہذا جملہ مشنریز و قارئین بدر اور جملہ احباب جماعت کو حضور انور کی طرف سے مبارکباد قبول ہو۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ قرآن کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کے دلوں کو ہدایت کے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ہارڈ ویئر مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

گل صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۲۳ صلح ۱۳۶۵ ہش

آئینِ بھارت کی اہمیت

۲۶ جنوری کا دن ہمارے ملک میں ہر سال بڑی شان سے منایا جاتا ہے۔ کیونکہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو اسے SECULAR STATE قرار دے کر CONSTITUTION کا پورے بھارت پر نفاذ کیا گیا تھا۔ اور اس کے ARTICLE 25 میں ہر شخص کو اپنی مرضی سے کسی بھی مذہب کو ماننے اپنانے اور اس کی تبلیغ کرنے کا پورا پورا حق دیا گیا ہے۔ گویا ہمارا آئین ہر شخص کو آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا حق دیتا ہے۔

SECULAR کے معنے ہیں لادینی۔ یعنی مذہب کے نام پر کسی سے امتیازی سلوک نہ کرنا۔ یہ مفہوم قرآن کریم کی اس آیت میں موجود ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ یعنی دین کے بارے میں کسی قسم کا جبر و اکراہ جائز نہیں ہے۔ مَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ۔ یعنی جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ کسی پر بھی جبر نہیں ہے۔

سب سے پہلی جمہوریت جس میں آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کی ضمانت دی گئی تھی وہ درحقیقت مدینہ کی مقدس سرزمین میں قائم ہوئی تھی جہاں اسلامی حکومت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے فیصلے اُن کی مذہبی کتاب تورات کے مطابق کیا کرتے تھے۔

اسلام ایسا پیارا اور امن بخش مذہب ہے کہ اُس نے کبھی بھی جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں دی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو مکی زندگی میں لگاتار تیرہ سال تک قریشِ مکہ کے نہایت بہیمانہ مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا۔ مگر اُف تک نہ کی۔ ہجرت کے بعد بھی مسلمانوں کو مٹانے کے لئے بڑے بڑے خطرناک پروگرام بنائے گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے دفاعی جنگ کی اجازت دی۔ اور فرمایا کہ اگر اب بھی اجازت نہ دی جاتی تو لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوَاتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا (الحج ع ۶) تو گرجے اور یہودیوں کی عبادتگاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے۔ گویا اس دفاعی جنگ میں بھی دُنیا کے تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کو تحفظ دے دیا گیا۔

بہرحال ایک طرف ہمارا SECULAR آئین ہے جو لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی آغوش میں اپنی چھتیس منزلیں نہایت کامیابی کے ساتھ طے کر چکا ہے اور دوسری جانب جب ہم اپنے ہمسایہ ملک پاکستان کو دیکھتے ہیں تو ہر شخص اس حقیقت کو ملاحظہ کر سکتا ہے کہ پاکستان جمہوریت کو پسند تو بہت کرتا ہے۔ لیکن ۳۸ سال سے اب تک جمہوریت کا اہل خود کو ثابت نہیں کر سکا۔ ع

کوئی بتلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

بلکہ اب تو اس کا معاملہ اور بھی پیچیدہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو پاکستان کے ریڈیو نعرے لگا رہے ہوتے ہیں کہ ——— "پاکستان کا مطلب کیا 'لا الٰہ الا اللہ'" ——— اور دوسری جانب اس کے حکمران احمدیت کی مخالفت کی آڑ میں کلمہ طیبہ کو مٹانے اور اس کی توہین کرنے پر اتر آئے ہیں۔ گویا اپنے ہاتھ سے پاکستان کو مٹا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آج سے تیرہ سال قبل ہی فرمایا تھا کہ:-

"اس کے نتیجہ میں جو خطرات پیدا ہو سکتے ہیں وہ یہ نہیں کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم بن جائے گی، جس جماعت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کہے اسے کوئی انسان غیر مسلم قرار دے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کا فکر نہیں۔ ہمیں فکر ہے تو اس بات کا کہ اگر یہ خطرات خدانخواستہ انتہا تک پہنچ گئے تو اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ مئی ۱۹۷۳ء)

البتہ یہ تو خوشی کی خبر ہے کہ پاکستان کے ایک جج صاحب نے کلمہ طیبہ کے بیج لگانے والے گرفتار احمدی نوجوانوں کو رہا کر دیا ہے۔ قارئین کرام اسی اشاعت کے صفحہ اوّل پر یہ خبر ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس سلسلہ میں ایک آخری بات جو حکومت و آئین کی اطاعت کے سلسلہ میں بڑی اہمیت رکھتی ہے یہ ہے کہ کوئی مذہب یا سوسائٹی دُنیا میں امن قائم کرنے کا باعث نہیں بن سکتی جب تک قانون کی مخلصانہ اطاعت اپنے پیروکاروں کو نہ سکھائے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اسلام نے اس پہلو سے بھی بڑی ہی پُر حکمت تعلیم دی ہے۔ فرمایا: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولو الامر کی جو تم میں سے ہو۔

اُولی الامر سے مراد رُوحانی اعتبار سے امام زمان ہوتے ہیں۔ اور جسمانی اعتبار سے ظاہری حکمران ہوتے ہیں چنانچہ اس کی لطیف تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اُولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور رُوحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔" (ضرورۃ الامام)

پس اسلامی تعلیمات کی رُو سے وہ آئین جو پانچ ارکانِ اسلام بجا لانے کی کھلی اجازت دیتا ہے۔ تبلیغ کی اجازت دیتا ہے اور لا اکراہ فی الدین کی آغوش میں ہو وہ جسمانی طور پر ہم میں سے ہے۔ اور یہ امر اسلامی تعلیمات کی وسعت کا زبردست ثبوت ہے۔ پس اسلامی تعلیمات کی رُو سے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے ملک کے SECULAR آئین کا پورا پورا احترام کرے اور کبھی بھی قانون شکنی نہ کرے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مُلک کو بے شمار رُوحانی اور جسمانی برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

عبدالحق فضل قائمقام مُدیر

پاکستان میں کلمہ طیبہ کے بیج لگانے والے احمدیوں کی رہائی — بقیہ صفحہ اوّل

کے مذہب کی اتباع کی آزادی ہے۔ اور ہر شخص آزاد ہے کہ وہ اپنی ضمیر کی آواز کے مطابق عبادت کرے۔ بغیر اس کے کہ دوسرے مذہب والے اس کی رہنمائی کریں یا اس پر حکومت کریں۔

جج عدالت نے ملزمین کے خلاف لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد پایا اور انصاف کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے تمام احمدیوں کو رہا کر دیا۔

(بحوالہ ایشین ٹائمز ASIAN TIMES مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۸۵ء)

(بشکریہ النصر لندن جلد ۱۰ شمارہ ۴۳ ص ۹)

یومِ جمہوریت مُبارک ہو!

مرحبا! آئینِ ہند، تُو امن کا پیغام ہے
امن کی جانب ترے سایہ میں ہر اِک گام ہے
ہند کی عظمت ہے تجھ سے، ہندیوں کی شان ہے
سیکولر آئین تیرا کیا ہی پیارا نام ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں دین و دھرم آزاد ہے
صلح جُو کی قدر ہے، انسان کا اِکرام ہے
گوردوارے، مسجدیں، مندر دُعا گو ہیں سدا
بانگ، پُوجا اور بھجن کی خوب رونق عام ہے

دیدنی ہے عید، دیوالی، بسنت کی آب و تاب
یہ رواداری، مبارک ہو! بڑا انعام ہے
سیکولر کی رُوح پر جب تک عمل پیرا ہیں ہم
سرحدیں محفوظ ہیں، محفوظ در اور بام ہے

عدل اور انصاف ہیں دُنیا میں دو زرّیں اصول
ان پہ جو عامل رہے اُس کا حسیں انجام ہے
پیار کے ماحول میں خوشحال رکھنا دیس کو
پیارے مترو! یہ ہمارا ہی پوتّر کام ہے

سیکولر سُندر رہے باشان صد ہا سال تُو
تیز رو ہو جادۂ عظمت پہ با اقبال تُو
مخلصانہ یہ دُعا ہر صبح اور ہر شام ہے

(عبدالرحیم راٹھور)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ ماہ نبوت (نومبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل اردو خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

(منتظم ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

پھر فرمایا:

قرآن کریم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح عبادت اور دعوت الی اللہ کا صبر کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ اسی طرح اصلاح اعمال کا قول سدید کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ درحقیقت بہت سے انسانی خلق ہیں جو بعض خاص امور کے ساتھ تعلق رکھتے اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ ان کے تعلقات ہیں اور ایک باقاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ انسانی فطرت کے اندر مختلف پہلوؤں میں اسی طرح ایک مربوط نظام نظر آتا ہے جس طرح ایک سائنس دان کو خدا تعالیٰ کی ظاہری مصنوعات میں ایک مربوط نظام نظر آتا ہے اور احکامات الٰہی کا بھی ان کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے جو اتفاقی نہیں بلکہ ایک گہرے نظم و ضبط کے ساتھ وہ تعلق قائم ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ تمام الٰہی کتب میں سب سے زیادہ نظم اور ضبط کے ساتھ اس تعلق کو قرآن کریم نے ظاہر فرمایا اور حیرت انگیز طریق پر ان

مخفی اسرار کو روشن کیا

جو پہلی قوموں کی نظر سے بھی اوجھل تھے اور پہلے مذاہب میں بھی ان کو اس طرح اجاگر کر کے پیش نہیں کیا۔ مثلاً یہی آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں قول سدید کا جس طرح اعمال صالحہ کے ساتھ تعلق جوڑا گیا ہے میری نظر میں کوئی اور الٰہی کتاب نہیں جس نے اس طرح قول سدید کو اعمال صالحہ کے ساتھ جوڑا ہو اور امر واقعہ یہ ہے کہ اتنا گہرا تعلق ہے قول سدید کا اعمال صالحہ کے ساتھ کہ اس تعلق کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں بہت کثرت کے ساتھ معاشرے میں برائیاں پھیل جاتی ہیں اور اس کا علم نہ ہونے کے نتیجے میں علاج کی سمجھ نہیں آتی کہ علاج کیسے کیا جائے اس کا تعلق

نصیحت کرنے والے

سے بھی ہے اور اس سے بھی ہے جن کو نصیحت کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو نصیحت کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے میں یہ

سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ کی نصیحت میں قول سدید نہ آ جائے اس وقت تک آپ کی نصیحت اعمال صالحہ کی ترغیب دینے میں ناکام رہے گی اصلاح احوال میں ناکام رہے گی کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے

قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

تم اگر اعمال کی اصلاح چاہتے ہو تو پہلے صاف اور سیدھی بات کرنا تو سیکھو باتوں میں تم پیچ رکھتے ہو کچھ پائی جاتی ہے نیت کسی اور سمت میں رواں ہوتی ہیں بات کسی اور سمت میں چل رہی ہوتی ہے مقصد کوئی اور بیان کیا جاتا ہے اور بات کسی اور طرف ... کی جاتی ہے بعض بھی یا نیت نہیں ملتی ہے بظاہر

ملمع کاری

بھی ہوتی ہے نیک نیتوں کا اظہار بھی ہوتا ہے لیکن اس کے اندر بعض دفعہ ایسے چھپے ہوئے پوشیدہ ہوتے ہیں جو کہ شر پیدا کرتی ہیں اور نصیحت کرنے والے کو اور بھی زیادہ متنفر کر کے اور ہٹا دیتی ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ بالارادہ ہو بلکہ بسا اوقات بغیر ارادے یہ کام ہوتا چلا جاتا ہے اور لوگ محسوس نہیں کرتے کہ کسی معاشرے پر کیوں کوئی نصیحت اثر انداز نہیں ہوتی اور کیسے رنگوں میں یہ بات پائی جاتی ہے بعض میں تو اتنی کھل کر پائی جاتی ہے کہ اس کی کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے اور بعض اچھے نیک کارکن چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں اس لئے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس کمزوری میں ملوث ہو جاتے ہیں اور ان کو علم نہیں ہوتا مجھے چونکہ مختلف ... کے کرنے کو ملتے ہیں جو مختلف کارکن اپنی مشکلات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں اور جو دقتیں ان کو پیش آتی ہیں ان سے مطلع رکھتے ہیں اس لئے مجھے نسبتاً زیادہ آپ کے مقابل پر یہ سہولت حاصل ہے کہ میں اندازہ کر سکوں کہ ہماری جماعت میں کارکنان کس رنگ میں نصیحت کرتے ہیں اور کیسی کیسی مشکلات ان کو درپیش ہیں پہلی مشکل جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خود ان کی پیدا کردہ ہے وہ بات میں بعض دفعہ پیچ رکھتے ہیں، بعض دفعہ سختی کرتے ہیں، بعض دفعہ طعن پایا جاتا ہے، بعض دفعہ نصیحت کا مخفی تکبر ہوتا ہے کہ ایک کمزور انسان کو اس کی کمزوری پر مطلع کرتے وقت ایسا انداز پایا جاتا ہے جس سے گویا یہ جتانا مقصود ہو کہ تم میں یہ بات ہے اور مجھ میں نہیں، تم مالی قربانی اس انداز میں پیش کرتے ہو میں اس رنگ میں پیش کرتا ہوں، میں خدمت دین کر رہا ہوں تم خدمت دین کو ٹھکرانے والے ہو تم مجھے گھر پر

پھیرے ڈلواتے ہو

حالانکہ میں خدا کی خاطر خدا کے نام پر یہ کام کرنے کے لئے تمہارے پاس آیا تھا یہ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ان میں سے ہر بات قول سدید سے ہٹی ہوئی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ میں خدا کی خاطر تمہارے گھر کے پھیرے ڈالتا ہوں اور تم آگے سے یہ سلوک مجھ سے کر رہے ہو تمہارا کیا حال ہے۔ یہ اصولاً قرآن کریم کے اصول کے مطابق ایک ٹیڑھی بات ہے جس کا حقیقت حال پر اگر آپ غور کریں تو اصلاح سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ گنہگار کرنے والی بات ہے اسی مضمون کو قرآن کریم ایک دوسری جگہ یوں بیان فرماتا ہے

قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم

کہ ان سے کہہ دے کہ مجھ پر اپنا اسلام نہ جتایا کرو اگرچہ یہ دوسرا رخ ہے لیکن بنیادی طور پر کمزوری وہی ہے یعنی بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ پر بھی اپنا اسلام جتایا کرتے تھے کمزوری وہی ہے جب یہ حد سے زیادہ بڑھ جائے تو یہ بھیانک شکل اختیار کر لیتی ہے کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے اور یہ جتایا

ہم یہ نیکیاں کرتے ہیں خدا کی خاطر یہ یہ نیکیاں کرتے ہیں آپ کی خاطر معاشرے نے ہم سے کیا سلوک کیا ہے کہ آپ نے ہم سے کیا سلوک کیا ہے یہ ہمارے حقوق ہیں جو نہیں دیئے جا رہے اس قسم کی باتیں بعض احمق اور جاہل اس زمانے میں بھی کیا کرتے تھے اور خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کیا کرتے تھے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں اتنی حیا تھی کہ سننے کے باوجود بھی جواب نہیں دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سے جواب دیا اور حکماً فرمایا کہ ان کو بتا دو لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ اگر تمہارا اسلام ہے تو تمہاری خاطر اگر خدا کی خاطر تم یہ کام کرتے ہو تو میری ذات پر تمہارا کوئی احسان نہیں اس نے اپنی نیکیوں کا اجر خدا سے مانگو اور اسی پر تمہارا حق بنتا ہے مجھے یا میرے غلاموں کے کیا آکر بتاتے ہو کہ ہم نے یہ کیا اور ہم نے وہ کیا پس یہ اسی بنیادی کمزوری کی بگڑی ہوئی صورت ہے ایک آدمی جب خدا کے نام پر یہ عہد لے کر نکلتا ہے گھر سے کہ میں رضائے باری تعالیٰ کی خاطر جماعت کی خدمت کے لئے نکلا ہوں اور اپنے لئے نہیں بلکہ خدا کے نام پر ایک نیک کام کے لئے اپنی جھولی پھیلا رہا ہوں تو اس کو پھر ان سب باتوں کے لئے

تیار رہنا چاہیے

اس کی دل شکنیاں بھی ہوں گی لیکن ہر دل شکنی اگر وہ خدا کی خاطر صبر سے قبول کرے اس کا درجہ بڑھانے والی ہوگی۔ ہر دفعہ جب وہ کسی گھر سے دھتکارا جائے گا تو ایک ایک قدم پر خدا تعالیٰ اسے اتنے ثواب عطا فرمائے گا کہ بعض لوگوں کی عمر بھر کی نیکیاں بھی اس طرح ثواب حاصل نہیں کر سکتیں مگر نیتیں صاف ہوں اور بات سیدھی ہو جب بھی کوئی انسان خدا کی خاطر نکلتا ہے تو قول سدید یہ ہے کہ اس کا کسی پر احسان نہیں ہے نہ جماعت پر کوئی احسان ہے نہ اس شخص پر کوئی احسان ہے جس سے وہ نیک توقع رکھ کر وہ گھر سے نکلا ہے جو کوئی نیک بات کہنے کے لئے گھر سے نکلا ہے جب یہ طرز اللہ تعالیٰ اختیار کرے اور اپنے نفس کا پوری طرح تجزیہ کر کے

اپنی نیتیں صاف کر کے

گھر سے نکلے تو اس کے منہ سے کوئی کڑوی بات نکل ہی نہیں سکتی جب بھی اس کی مخالفت ہوگی خدا کے نام پر اس کے دل میں ایک عجیب سرور کی کیفیت پیدا ہوگی ایک ایسی روحانی لذت پیدا ہوگی کہ باہر کی دنیا کا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا وہ سوچ رہا ہوگا کہ اس بیچارے کو کیا پتہ کہ میرے اور میرے خدا کے درمیان کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں اس وقت اس بیچارے کو کیا پتہ کہ اس کا ہر دھتکارنا مجھے اس کے قریب کر رہا ہے تو کون سا نقصان کا سودا ہے اللہ کے ہاتھ میں بک رہا ہیں اللہ کے ہاتھ میں بیچ رہا ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ خدا کے نام پر نکلے ہوئے انسان کو جب کوئی ذلیل کرتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اس کو عزت بخشتا ہے

اسے تو عزت دنیا کی نظر سے دیکھتا ہے پھر اس کا کیا حق ہے کہ دوسرے پر احسان جتائے یا کوئی کڑوی بات اس سے کرے ایک

چیز دو ستوں میں نہیں پھیل جاتی یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ ایک چیز کسی اور شخص کو فروخت کرنے کی کوشش کریں کسی دوسرے سے بھی اس کے پیسے وصول کرنے کی کوشش کریں تو قول سدید کا تقاضا ہے کہ پہلے یہ فیصلہ کرے آپ نے اپنی قیمت کس سے وصول کرنی ہے اپنے رب سے یا اس شخص سے جس کو محض خدا کی خاطر آپ سمجھتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ محض خدا کی خاطر نیک بات کہنے کے لئے نکلے ہیں یہ صرف مالی امور سے تعلق بات نہیں نمازوں کی نصیحت کرنے کے لئے میں نے گزشتہ خطبے میں تلقین کی تھی وہاں بھی یہی مسئلہ آپ کو درپیش آئے گا عبادت کے لئے آپ کہیں گے کسی کی خاطر تو اس سے کچھ مانگ بھی نہیں رہے لیکن بسا اوقات بہت سی کڑوی باتیں سننے میں آئیں گی اس وقت دل گرفتہ اپنا مضبوط کریں اور صبر کا جیسا کہ میں نے بتایا ہے خدا کا حق ہے عبادت کے ساتھ نہ صرف یہ کہ ہمت نہیں ہارنی صبر کے ساتھ اس پر قائم رہنا ہے بلکہ اپنے ذہن میں یہ بات صاف کر لیں کھلی کھلی کہ جس ذات کی خاطر آپ یہ کام کر رہے ہیں آپ کی ساری نیکی اور سارا اجر اسی سے ملنا ہے نہ جماعت پر کوئی احسان ہے نہ اس شخص پر کوئی احسان ہے جسے آپ نصیحت کرتے ہیں اس لئے اس پر اپنی نیکی کا بدلہ جتانا بھی ایک گناہ بن جاتا ہے۔ اگر اس رنگ میں آپ اس سے بات کریں کہ

بے نمازی

خدا کا خوف نہیں کرتے۔ اور کیا مردودوں والی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسا بھی لوگ کہہ دیتے ہیں ایک صاحب بزرگ ہوا کرتے تھے لاہور کے بہت دلچسپ باتیں کیا کرتے تھے ان کی ایک کسی سے گفتگو ہو گئی نماز کے متعلق تو گفتگو کے دوران میں بحث تیز ہو گئی تو ایک نے دوسرے کو یہ کہا کہ تو تو ایسا بے نمازی ہے کہ جب تک خدا آ کے کھڑا ہو کے سوٹا مار کر نماز پڑھوائے اس وقت تک تم نماز نہیں پڑھو گے اب ان کی چونکہ عادت تھی سخت کلامی کی ان صاحب کی اس لئے انہوں نے آ کھڑا ہو کے سوٹا مار کر نماز پڑھانا خدا کی طرف بھی منسوب کر دیا ایسی نصیحتیں تو رد عمل پیدا کرتی ہیں

غصہ غصّے کے نتیجے پیدا کرتا ہے

تلخ بات دل میں تلخی پیدا کرتی ہے اور اس نیکی سے بھی محروم کر دیتی ہے جو اس تلخ بات کے اندر اپنی ہوتی ہے ایک کڑوی چیز بھی اگر آپ خوبصورت کاغذ میں لپیٹ کر پیش کریں تو اس کے قبول ہونے کا زیادہ امکان ہے بہ نسبت اچھی بات کے جسے بُرے کاغذ میں لپیٹ کر پیش کریں۔

چنانچہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حسنہ بات حسن طریق پر پیش ہونی چاہیے خوبصورت بات خوبصورت رنگ میں پیش ہونی چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی نمازوں کی تلقین فرمائی ہے لیکن ایسا درد پایا جاتا ہے ایسا پیار ہے ان تلقینوں میں ایسا حسن ہے ایسا پیار ہے کہ حیرت ہوتی ہے دیکھ کر کامل حسن کسی نے دیکھنا ہو تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت میں دیکھیں اور حیرت انگیز طور پر ان لوگوں کو جو دنیا میں ڈوبے پڑے تھے ان کو خدا والا بنا دیا اور دیکھتے دیکھتے ان کی کایا پلٹ دی۔

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں" - حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام

FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD NO BANGALORE-560002
PH: 224666

پیشکش :- اقبال احمد جاوید مع برادران جے سی روڈ امتزا اینڈ جے سی روڈ بنگلور

پس نماز کی نصیحت کرنی ہو یا چندوں کی طرف بلانا ہو۔ خدا کے لئے قربانی کے لئے تحریک پیدا کرنی ہو جو بھی شکل ہو آپ قولِ سدید کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے

سدید کا معنی سیدھا ہے

عملاً لیکن اس میں صرف سیدھا پن نہیں پایا جاتا ایسی بات جو آلائشوں سے پاک ہو دوسری کسی چیز کی آمیزش نہ پائی جاتی ہو سیدھی سادی کھری بات کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو اس میں ایک بڑی قوت پیدا ہو جاتی ہے اس میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور غیر معمولی طور کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں دوسری بات اس کے برعکس یہ بنتی ہے کہ جن لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے ان کو بھی اگر قولِ سدید کی عادت نہ ہو تو وہ نصیحتیں دائیں بائیں اس طرح بکھیر دیتے ہیں جس طرح گتکے کے دو کھلاڑی مقابلہ کر رہے ہوں ایک وار کرنے کی کوشش کرتا ہے دوسرا اس وار کو ٹال دیتا ہے کبھی پینترا بدل کر کبھی اپنے ڈنڈے سے روک کر اور پوری کوشش ہوتی ہے کہ مجھ پر یہ وار پڑے نہیں۔

چنانچہ نصیحت کے مقابلے میں بھی صرف یکطرفہ کھیل نہیں ہے بلکہ وہ لوگ جن کو نصیحت کی جاتی ہے وہ بھی بڑے بڑے

گتکے کے کھلاڑی

ہوتے ہیں ان میں بھی ٹیڑھی بات کرنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ فوری طور پر نفس کوئی بہانا ڈھونڈتا ہے اور کوئی نہ کوئی عذر تلاش کر لیتے ہیں وہ عذر جو ہیں وہ بعض دفعہ تلخی کا رنگ اختیار کر جاتے ہیں بعض دفعہ ملائمت سے پیش کیے جاتے ہیں مگر دونوں صورتوں میں وہ ٹیڑھا پن ہے ان میں کوئی سچائی نہیں۔

جب یہ بات معاشرے میں پیدا ہو جائے کہ نصیحت سننے والا فوراً بہانا تلاش کرے اور کوئی عذر تلاش کرے کہ نصیحت میرے دل پر اثر پیدا کرے یہ بات پھر وہیں تک نہیں رہتی اس کا اگلا قدم پھر وہ یہ اٹھاتے ہیں کہ

جوابی حملہ کرتے ہیں

ایک آدمی نصیحت کرنے گیا ہے کہ آپ کی بیٹی پردہ نہیں کر رہی اور بڑا بُرا اثر پڑتا ہے۔ آج کل احمدیت کس دور میں سے گزر رہی ہے یہ آپ دیکھیں تو سہی اور اس معاشرے میں ایسی فوج میں جس میں آپ بس رہے ہیں آپ کی بیٹیاں غیر مردوں کے ساتھ خلط ملط کر رہی ہیں پارٹیوں پہ جاتی ہیں اور بجائے یہ جواب دینے کے قوم کو کہ تم سے بہتر ہم مسلمان ہیں جو اسلام کی حفاظت کرنے والے ہیں انہوں نے تو ساری اقدار ہاتھ سے کھو دی ہے اور ہم میں جو اس نہایت ہی بدتر حالت میں بھی نہایت دکھوں کی حالت میں بھی زندگی گزارتے ہوئے اسلام کی اقدار کی حفاظت کر رہے ہیں اس کی بجائے وہ جب ان جیسا بننے کی کوشش کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ عزتیں اس میں ہیں کہ ہمیں قدیم نہ سمجھا جائے ہم ان جیسے ہی بن جائیں شاید اس سے معاشرے کی تلخی کم ہو جائے کتنا بڑا اثر پڑتا ہے اور ایک بیٹھا ہوا میدان آپ گویا ہمارا اپنے ہاتھ سے کھو دیتے ہیں جب یہ بات کوئی کہتا ہے تو کئی ڈھب سے یہ بات کی جا سکتی ہے۔ بعض نہایت ہی لجاجت سے شرم و حیا کے ساتھ معذرت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے بھی بہو بیٹیاں ہیں ہم آپ پر کوئی اعتراض نہیں کرنے آئے لیکن ایک چیز ہے جو مجھے تکلیف دے رہی ہے بعض لوگ کھل کر بات کرتے ہیں لیکن

تلخی بیچ میں شامل کر لیتے ہیں

لیکن جواب دینے والوں کا حال بھی ان سے کم نہیں ہوتا بعض دفعہ تو جب آپ نصیحت کرتے ہیں اس قسم کی جوابی یوں لگتا ہے کہ ڈنڈا مارا گیا ہے کہتے ہیں تمہاری بیٹی جو ہے فلاں وقت دیکھی گئی تھی فلاں جگہ اس کی تو کوشش نہیں کرتے تمہاری پھوپھی نے یہ کیا تمہاری ماں نے یہ کیا تمہاری بہن نے یہ کیا اور آئے ہو مجھے نصیحت کرنے کے لئے تو دونوں طرف سے ایک دنیاوی مقابلہ تو شروع ہو جاتا ہے نیکی کے ساتھ نہ نصیحت کرنے والے کا تعلق رہتا ہے نہ نصیحت سننے والے کا تعلق رہتا ہے یہ نہیں دیکھتے کہ اگر بات حق ہے تو اس پر کیا ردِ عمل ہونا چاہیئے۔

قولِ سدید کرنے والے کا ردِ عمل

یہ ہوگا کہ وہ کہے گا میں نے سن لیا ہے مجھے علم ہے یا مجھے علم نہیں تھا تو آپ نے بتا دیا اور آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کرتا ہوں اور کوشش کرتے ہیں اور مشورہ کرتے ہیں کس طرح اس بچی کی اصلاح کی جائے یہ قولِ سدید ہے لیکن جو اطلاعیں مجھے ملتی ہیں بدقسمتی سے اکثر صورتوں میں نصیحت کرنے والے نے کم عقلی سے کام لیا ہوتا ہے اور بات کو ٹیڑھا کر کے پیش کی ہوتی ہے اور نصیحت سننے والا ایک خوفناک ردِ عمل دکھاتا ہے گویا اس کی ذات پر حملہ کیا گیا ہے اسے نصیحت نہیں کی گئی۔ نتیجۃً معاشرہ اور برائیوں سے بھرنے لگتا ہے۔ طعن و تشنیع، مقابلے، ایک دوسرے سے غصہ یہ خیال کہ اس شخص نے میرے متعلق یہ بات کہی ہے اور بیچ کی ہو گی گویا مجھے معاشرے میں بدنام کرتا ہے۔ میں اس کے اندر کیڑے نکالوں گا میں

اس کی برائیاں لوگوں کو بتاؤں

تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے کی بجائے مزید برائیاں بھرتی چلی جاتی ہیں اس لئے نصیحت کرنے والے پر بھی ضروری ہے کہ وہ بھی قولِ سدید سے کام لے اور نصیحت سننے والے کا بھی یہ کام ہے کہ غور کرے کہ آخر یہ شخص مجھے کیوں کہہ رہا ہے اگر وہ یقین بھی رکھتا ہو کہ بدنیتی سے کہہ رہا ہے تو بات پر غور کرے کہ بات سچی ہے کہ نہیں

اگر بات سچی ہے

تو بدنیت کا کہنا ہو یا اچھی نیت کا کہنا ہو اس کے فائدے میں ہے اس لئے اچھی بات کو قبول کرنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ

الحکمۃ ضالۃ المومن

حکمت کی بات تو مومن کی گمشدہ اونٹنی کی طرح ہے وہ جہاں سے بھی ملے گی اسے قبول کرنا ہوگا اور قبول کیا جاتا ہے یہ تو نہیں کہتا کوئی کہ کسی دشمن کی طرف سے مجھے اونٹنی ملی ہے۔ میری اونٹنی تھی مگر دشمن نے دی ہے اس لئے میں نہ لوں گا۔ تو نصیحت کی بات بھی حکمت کی بات ہوتی ہے اور اسے مومن کو اپنی سمجھ کے قبول کر لینا چاہیئے۔ یہ بیماری بدقسمتی سے عموماً مستورات میں زیادہ پائی جاتی ہے اور لجنہ کی رپورٹوں میں اس قسم کی شکایات نسبتاً زیادہ ہیں اور دونوں طرف بڑا نمایاں

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

(موطا امام مالک)

(ترجمہ)

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

طور پر بیماری دکھائی دیتی ہے کہ نصیحت کرنے والیاں بھی عموماً کچھ نہ کچھ ایچ پیچ رکھ لیتی ہیں اور نصیحت جن کو جاتی ہے وہ بھی پھر آگے سے ویسا ہی ردعمل دکھاتی ہیں خصوصاً پردے کے سلسلے میں رپورٹیں ملتی ہیں اور بعض اطلاعیں تکلیف دیتی ہیں کہ بعض خاندانوں میں جہاں پہلے پردہ شروع کیا گیا تھا اب وہ سمجھتے ہیں کہ اب

دیکھ بھال کی نظر

دور ہو گئی ہے اس لئے بے شک اب بے پرواہ ہو جائیں اور بعض بچیاں واپس آکر پردوں سے پھر باہر نکلنا شروع ہو گئیں ان کے متعلق جو اطلاعیں ملتی ہیں اس سے میں سمجھتا ہوں کہ نصیحت کرنے والیوں کا بھی قصور ہے قول سدید سے ہٹنے کا ایک یہ بھی منظر وہاں نظر آتا ہے کہ قول سدید کو اس کی طرف رُخ رکھنا چاہئے جس تک بات پہنچانی ہو مگر عورتیں قول سدید چھوڑ کر وہاں بات پہنچاتی ہیں جہاں پہنچانے کا تعلق ہی کوئی نہیں یعنی قول سدید کا یہ بھی معنی ہے کہ نشانہ سیدھا ہو تمہارا جس سے تعلق ہے اس تک بات پہنچاؤ یہ مطلب تو نہیں کہ بے تعلق جگہوں پر بات پہنچانی شروع کر دو ہر طرف تیر چلے سوائے نشانے کے اور بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ بیچ میں گزر جاتے ہیں وہ بدی بڑھ رہی ہوتی ہے اس تک پہنچ کر اسے ہمدردی سے نصیحت کرنے والا کوئی نہیں ملتا اور سارے معاشرے میں یہ باتیں شروع ہوتی ہیں کہ دیکھو فلاں کی بیٹی ہے فلاں ہے فلاں ہے فلاں عہدیدار سے اس کا تعلق ہے اور اس طرح بے حیائی کر رہی ہے اسے کوئی نہیں روکتا اس کا دوہرا نہیں بلکہ کئی گنا زیادہ گناہ ہو رہا ہوتا ہے ایسی بات کرنے والے کو اوّل تو جس مقصد کی خاطر نصیحت ہونی چاہئے یا تنقید ہونی چاہئے اس مقصد کا اس تنقید سے کوئی بھی تعلق نہیں رہتا دوم معاشرے میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ فساد پھیلتی ہے لوگ یہ ظن کرنے لگتے ہیں کہ بعض عہدیدار دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں اپنی بچیوں کو نصیحت نہیں کرتے دوسروں کے اوپر باتیں کرتے ہیں اگر وہ کرتے ہوں تو اور اپنوں کی ان کو کوئی فکر نہیں اور یہ جو تبصرہ ہے اگر درست بھی ہو تو

جو بُرائی میں ملوث ہے

نہ اس کو پہنچ رہا ہے نہ اس عہدیدار کو پہنچ رہا ہے جس کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں اور جن تک پہنچتا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہاں پھر کھلی چھٹی ہے اگر یہ ہوتا ہے تو پھر اسی طرح ہم کیوں کریں اسی طرح گویا کہ حسن کا نمونہ پکڑنے کی بجائے بدی کا نمونہ پکڑنے کا رجحان معاشرے میں پھیلنے لگتا ہے اور یہاں بھی چونکہ نصیحت قول سدید سے ہٹ گئی ہے اس لئے دیکھ لیجئے کہ اچھائی کی بجائے بُرائی پیدا کر دی معاشرے سے خرابی دور کرنے کی بجائے اس میں ایک بدی کا اضافہ کر دیا بلکہ کئی بدیوں کا اضافہ کر دیا اور غیبت کے نتیجے میں جو الگ گناہ ہے بدی کا وہ کمایا جاتا ہے۔ تو قول سدید کا اتنا گہرا تعلق ہے نصیحت سے کہ کسی پہلو سے کسی صورت میں بھی اس کو آپ بھلا نہیں سکتے اگر بھلائیں گے تو شدید نقصان پہنچے گا جس شخص سے تعلق ہے بات کا

سب سے اہم بات

یہ ہے کہ اُس تک پہنچائی جائے اور پہنچائی اس طریق پر جائے کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ کوئی شریکے کا غصہ اُتار رہا ہے کوئی اور بدلہ اُتار رہا ہے مجھ سے یا نیچا دکھایا جا رہا ہے ایک دو تین چار یا پانچ جتنی دفعہ بھی ممکن ہو کوئی شخص اس کو ملے اور محبت اور پیار اور ادب کے ساتھ اس کو علیحدگی میں بتائے کہ آپ کے اندر یہ کمزوری ہے جو اچھی بات نہیں اور ہر ایک اس طرح کرنے کی کوشش کرے جو بھی اس کے ماحول میں بستا ہے پھر دیکھیں کہ کتنا عظیم دباؤ پیدا ہو جاتا ہے معاشرے کی طرف سے زندگی ایسے شخص کی بدمزا ہو جاتی ہے جسے ہر طرف سے نصیحت مل رہی ہو اُسے اپنی بدی کا مزا نہیں آتا کسی طرح اور واقعہ یہ ہے کہ

بدی کو مزا کرنے کے لئے یعنی اس کا لطف اُٹھانے کے لئے بھی معاشرے کی دخل اندازی نہ ہو تو زیادہ دلچسپ ماحول میسر آتا ہے چنانچہ جن معاشروں میں بدیاں خوب لذت کے ساتھ مگن ہو کے کی جاتی ہیں اس معاشرے کا ایک

دوسرا پہلو

یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے میں دخل نہیں دیتے بالکل ایک دوسرے کو روکتے نہیں ہیں

(آگے سلسلہ ص۔ پر)

صدر لجنات اور سیکرٹری مال لجنہ متوجہ ہوں

(۱) جو رسید بکس مرکز سے بھجوائی جاتی ہیں لجنہ کی رسید بک ختم ہونے پر رسید بک پر صدر لجنہ سے چیک کروا کر تصدیقی دستخط کے ساتھ رسید بک ختم شدہ مرکز میں بھجوائیں۔

(۲)۔ جماعتِ احمدیہ کی رسید بکس پر جماعت احمدیہ کے سیکرٹری مال (مرد) یا صدر جماعت سے چیک کروا کر تصدیقی دستخط کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں۔

کیونکہ رسید بک متعلقہ عہدیداران سے چیک نہ ہونے کی صورت میں کافی پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے مرکز چیک نہیں کر سکتا کہ یہ چندہ جمع ہو چکا ہے یا نہیں۔

اُمید ہے صدر لجنات اور سیکرٹری مال لجنہ اس کی پابندی کیا کریں گی۔ صدر کا فرض ہے کہ رسید بکس بھجواتے وقت چیک کریں کہ آیا رسید بکس ختم شدہ مرکز میں چیک ہو کر تصدیقی دستخط کے ساتھ جا رہی ہیں

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قائدین کرام!

- کیا آپ نے فارم تجدید خدام و اطفال پُر کرکے ارسال کر دیا ہے؟
- کیا آپ نے فارم تشخیص بجٹ خدام و اطفال پُر کرکے ارسال کر دیئے؟
- کیا آپ نے ماہ نومبر، دسمبر ۸۵ء کی ماہانہ کارگزاری رپورٹ خدام و اطفال دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دی ہے؟

اگر نہیں تو توجہ فرمائیں!

(مہتمم مجلس مرکزیہ)

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے
کراچی میں
الرّؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون۔ ۶۹۱۷۰۲۹

چنانچہ جہاں جس معاشرے میں بدی کی لذت پائی جاتی ہے وہاں یہ دوسرا پہلو بھی ضرور موجود ہوتا ہے۔ یورپ آپ کے سامنے پڑا ہے امریکہ آپ کے سامنے ہے دیگر قوموں میں بھی صرف یورپ امریکہ کا اب سوال نہیں رہا جن کو پسماندہ قومیں کہتے ہیں ان میں بھی یہ بات پھیل گئی ہے۔ کہ بدی کے مزے لو تو لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کوئی دوسرا اُس میں دخل نہ دے کسی کا حق ہی نہیں کوئی آپ کو کچھ کہے کہ کیوں، اس بات کی احتیاط کی جاتی ہے اس لئے کہ بدی کا مزا ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا کہنا شروع کر دے کہ آپ نے نہیں کرنا یہاں تک کہ آدمی بیزار ہو جاتا ہے کہتا ہے دفع کرو اس چیز کو ہر طرف سے لوگ یہ آواز اُٹھا رہے ہوتے ہیں کہ دیکھیں

آپ یہ کام نہ کریں

یہ آپ کام نہ کریں۔ یہ آپ کام نہ کریں۔ چنانچہ قرآن کریم جب فرماتا ہے فَذَكِّرْ ۔ تو اس کا ایک یہ بھی معنی ہے ذَکِّرْ میں شدت پائی جاتی ہے کہ کثرت کے ساتھ نصیحت کرو ہر طرف سے نصیحت کی آواز اُٹھنی چاہیئے اور بڑے زور کے ساتھ اُٹھنی چاہیئے جب تم یہ کرو گے تو لازماً اس کا اثر پڑے گا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ معاشرے میں ہر طرف آواز اُٹھنی شروع ہو جائے اور وہ آواز بے اثر جائے تو پردہ ہو یا کوئی دوسری ایسی نیکی ہو جس سے بعض طبقے محروم رہ رہے ہیں ان کو دوبارہ اس نیکی پر قائم کرنے کے لئے قول سدید کا اختیار کرنا اشد ضروری ہے ان کے متعلق باتیں کرتے ہیں آپ لیکن اُن تک نہیں پہنچاتے جن تک پہنچاتے ہیں ان کو بد بنانے کے لئے پہنچاتے ہیں معاشرے میں اور گند بھرنے کے لئے پہنچاتے ہیں اپنی زبان کے چسکے کے لئے آپ نے بظاہر ایک نیکی کا کام پکڑا ہوا ہے جو سارے معاشرے کو تباہ کر دے گا اس لئے وہاں

ستّاری سے کام لینا چاہیئے

بجائے اس کے کہ فحشا کریں اس موقعہ پر ایک ستّاری کی صفت ہے اُسے تو بس اپنایا کریں بجائے اس کے کہ کسی کی بدی کھول کھول کر لوگوں میں بیان کرنا شروع کریں ستاری کا معنی یہ ہے کہ لوگوں سے چھپائیں اور اس سے بھی علیحدگی میں بات کریں اور درد دل کے ساتھ بات کریں اور بار بار کریں وہ ناراض بھی ہو تو ہمدردی سے کہیں کہ دیکھیں ہمارا تو کام ہیں تو خدا نے مقرر فرمایا ہے اس کام پر ہم تو آپ کو کہیں گے لوگوں کے گھروں میں اس نیت سے جائیں ایک جاتا ہے دوسرا جاتا ہے ایک خاتون آتی ہے تو کوئی دوسری چلی آتی ہے۔ اور بار بار آ کے کبھی بی بی کو سمجھا رہی ہیں۔ کہ بی بی آپ نے یہ فعل کیئے مزا نہیں آیا یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ دیکھو نہیں رہیں کہ احمدیت پر کیا حالات ہیں لوگ انگلیاں اُٹھائیں گے اور کچھ نہیں تو شماتت اعداء کی خاطر ہی اس سے بچنے کی خاطر ہی آپ کچھ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اس نیت سے اگر آپ چھپیں گی تو وہ کوئی منافقت تو نہیں وہ تو ایک نیک ارادے کی خاطر اپنی بدی پر پردہ ڈھانپنے والی بات ہے اور کچھ نہیں تو یہی سہی یہ نصیحت براہ راست اس کو دُور کرنے کی نصیحت قرآن کریم کی کوئی آیت تلاش کر کے اس کا ترجمہ بتانے کی ضرورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی عبارت لے کر اس سے مرصع ہو کر نکلے اور وہ جا کر اس کے سامنے پیش کرے کئی طریقے ہیں نصیحت کے بڑے اچھے اچھے اور پیارے پیارے۔ ان سب کو آپ اختیار کریں تو پھر رپورٹوں کی ضرورت نہیں باقی رہتی۔ لیکن پھر اگر رپورٹ کرنی ہے تو پھر طریقہ کار کے مطابق رپورٹ کریں)۔ جس جماعت کے عہدیدار سے اس کا تعلق ہے اس کے پاس پہنچیں اُس کو بتائیں کہ ہم

یہ یہ کوشش کر چکے ہیں

اب ہمارے بس کی بات نظر نہیں آتی آپ کوشش کریں کہ کوئی قدم اُٹھایا جائے، اس کی بجائے اچانک پہلے تو معاشرے کو خود گندا کرتے ہیں لوگ اور پھر اچانک یہ توقع رکھتے ہیں کہ فوراً اس شخص کو کاٹ کر جماعت سے باہر پھینک دیا جائے یعنی یہ ہمدردی ہے یہ رُخ ہے تمہارے تقویٰ کا کہ جب تک عضو بیمار تھا اس کو صحت مند کرنے کی طرف تو توجہ کوئی نہیں کی اور جب کاٹنے کا وقت آیا ہے تو بڑی دلیری کے ساتھ جس طرح بڑا آسان کام ہے۔ جماعت سے کاٹ کر الگ کرنا اس طرح تم اُس کو کاٹ کر الگ پھینکنا چاہتے ہو کوئی سچی ہمدردی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تو فرماتے ہیں کہ مومن کا حال تو ایک بدن کا حال ہے ایک اُنگلی کو بھی تکلیف ہو تو سارا بدن بے چین ہو جاتا ہے یہ بیچینی اگر محسوس ہو تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ اُنگلی کو کوئی تکلیف ہو تو انسان کہے کوئی بات نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ ازلہ انجوائے کرنا شروع کرے اس کا لطف اُٹھانا شروع کرے کہ بڑا مزا آ رہا ہے اس کو تکلیف ہے اب میں اس کو اور بھی اگر اُنگلی بول سکتی ہے تو اس کو طعنے بھی دونگا کہ دیکھو لیا تم نے یہ کس مذہب میں تم زندگی بسر کر رہی ہو تم نے یہ حرکت کی تھی اب یہ اس کا دُکھ اُٹھا رہی ہو۔ یہاں تک کہ تکالیف بڑھنی شروع ہو جائے بڑھتی چلی جائے پھر وہ خوشی خوشی ڈاکٹر کے پاس جائے کہ

اب اس کو کاٹو اور پھینکو

پاگل پن کے سوا اس رد عمل کو اور کوئی کیا کہہ سکتا ہے۔ پس بدن کی مثال دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے معارف کا ایک اور مضمون بھی ہم پر کھول دیا۔ اصلاح معاشرہ کے اندر جو جو مخفی اُمور کارفرما ہیں ان پر ایک اور جہت سے بھی روشنی ڈال دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم دوسروں سے بھی معاشرے کی اصلاح کے وقت ویسے ہی سلوک کرو جیسے اپنے بدن کے کسی چھوٹے سے چھوٹے عضو سے کرتے ہو مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جب

قولِ سدید سے بات ہٹتی ہے

تو پھر خرابیوں پر خرابیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں اصل نشانے پر نہیں لگتی اور غلط نشانوں پر لگتی ہے جس کو بچانا ہے۔ اس کو بچانے کی بجائے دوسرا کو مارنا شروع کر دیتی ہے بیمار انگلی ہو اور کاٹ دیں آپ ہاتھ یا بازو یہ ایسی ہی بات ہوگی اُردو میں محاورہ ہے مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کہ مارو گھٹنا تو آنکھ پھوٹ جائے۔ مطلب یہ ہے کہ نیت کی اور چیز کی کرو اور نقصان کسی اور جگہ ظاہر ہو جائے تو ایسی نصیحتیں تو اس قسم کا اثر دکھاتی ہیں کہ جس بیمار حصے کی اصلاح مقصود ہو اس کی تو نہیں کر سکتیں اور جو صحت مند حصہ بیچارا بچا ہوا تھا اُس کو بیمار کر دیتی ہیں بعض دین کے معاملات ہیں ان میں بھی یہی کیفیت ہے اکثر لین دین کے معاملات میں

خرابیوں کی جڑ

ٹیڑھی بات ہے جب دو آدمی مل کر ایک کام کرتے ہیں یا کوئی لین دین کا معاملہ کرتے ہیں تو شروع میں ہی ٹیڑھی باتیں ہیں طمع کاری کی باتیں ہیں جو آئندہ خرابیوں کی بنیاد ڈال دیتی ہیں۔ اور جب معاملہ حد سے گزر جاتا ہے پھر وہی مطالبے دونوں طرف سے شروع ہو جاتے ہیں کہ اب اس کو کاٹو اور پھینکو یہ اچھا احمدی معاشرہ ہے جس میں اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ لبا اوقات خرابی دونوں طرف ہوتی ہے صرف ایک طرف نہیں ہوتی ایک شخص لالچ دیتا ہے دھوکا دے کر دوسرا اعلاً سمجھتے ہوئے کہ یہ طریق کار اسلام میں جائز نہیں ہے اس لالچ کو قبول کر لیتا ہے چنانچہ لین دین کے بہت سے ایسے معاملات ہیں جن میں دونوں طرف کی ایسی خرابیاں موجود ہیں ایک فریق اپنے آپ کو

کُلیتًا معصوم

سمجھ رہا ہے حالانکہ یہ درست نہیں ہوتا مثلاً کئی معاملات میں ایک میں مثال آپ کو کھول کر بتاتا ہوں کہ ایک شخص آیا ہے وہ کہتا ہے میرے ساتھ تجارت کرو اور میں تو بیس پچیس فی صدی یا چالیس فی صدی سالانہ منافع دونگا اب ظاہر بات ہے کہ چالیس فی صدی دینا سالانہ اور اس کا نہ منافع رکھنا یہ دھوکے

سے سوا اور کچھ نہیں۔ ہے جب فکس ہے PROFIT پر و پیشٹ جب معیّن ہوگیا نفع تو اس کو نفع کہتے ہو تو پھر حق ہی نہیں باقی رہتا

اسی کو تو سود کہا جاتا ہے

اسلامی اصطلاح میں۔ مدت معیّن ہوگئی نقصان کا کوئی احتمال باقی نہیں چھوڑا رقم معیّن ہوگئی اور منافع نام رکھ دیا اب کوئی دوسرا آدمی جو جان کر بھولا بن جائے اور منافع کہہ کر اس کو قبول کرلے اور بعد میں مقدمے لے کر جماعت کے پاس آجائے کہ جماعت تو بڑا دھوکا ہوگیا ہے وہ بڑا شریف آدمی بنتا تھا اور اس طرح میرا منافع کھا گیا ہے تو تقویٰ سے کام نہیں لیتا اس کو سوچنا چاہیئے کہ منافع کیا تم نے سود خوری کی خاطر ایک بہانا ڈھونڈھا تھا اور تمہاری اس بدی سے فائدہ اٹھایا اس نے اگر تم میں تقویٰ ہوتا تو اس وقت تم سمجھاتے کہ یہ معاملہ غلط ہے۔ اس کو کہتے کہ اس اصول پر میں ہرگز کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اگر منافع ہوتا ہے تو منافع ہوگا اگر نقصان ہوتا ہے تو نقصان ہوگا اور میں ایسے ذرائع اختیار کروں گا کہ میرا روپیہ تمہارے پاس محفوظ رہے گا یہ چیز ذرائع کو محفوظ کرنا اور عقل سے کام لینا اور ایسی ضمانتیں طلب کرنا جس سے روپیہ نقصان میں نہ جائے یہ تبھی پیدا ہوسکتی ہے اگر نفس انسان کو دھوکا نہ دے

پچیس فی صدی یا چالیس فی صدی کی لالچ

ایسا مغلوب کر دیتی ہے آدمی کو کہ آدمی سمجھتا ہے کہ اگر یہاں میں نے سودا بازی کی تو یہ پھر مجھے چھوڑ دے گا کہیں اور کے پاس چلا جائے گا اس لئے عملاً اپنے نقصان کے اقدامات وہ خود کر لیتا ہے شروع میں ہی اور اس بات کی ہمت نہیں پاتا کہ اس سے کھل کر طلب کرے چنانچہ جب یہ معاملہ آگے بڑھتا ہے تو لازماً اس معاملے نے بدی پر منتج ہوتا ہے کیونکہ آغاز ہی بدی ہے اس کا اور جب ہو جاتا ہے تو پھر دونوں فریق جماعت سے اپنے حق میں فیصلے چاہتے ہیں اور اگر حق میں کسی کے فیصلہ نہ ہو تو کہتا ہے دیکھو لو یہ انصاف ہے ہر معاملہ جس کی آپ چھان بین کریں گے ہر معاملہ جس کی تہہ تک اتریں گے وہاں آپ کو قولِ سدید سے ہٹتا دکھائی دے گا۔ پہلا قدم ہٹ جاتا ہے قولِ سدید سے تو رُخ بدل جاتا ہے معاملے کا۔ مقصد گندا ہو جاتا ہے رُخ ہی تبدیل ہو جاتا ہے اس لئے اس کے اچھے نتائج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پھر۔ اس لئے لین دین کے معاملات ہوں اس میں قولِ سدید ضروری ہے۔ اور چھان بین کرنی چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی شکایتیں کم ہوگئی ہیں لیکن ہیں ابھی تک اور اس فضا میں یہ بہت ہی زیادہ تکلیف دیتی ہیں پہلے بھی دیتی تھیں لیکن اب تو بہت ہی زیادہ حیرت ہوتی ہے کہ یہ دن ہیں احمدیوں کے آپس میں لڑنے کے یا بدمعاملگیاں کرنے کے

آپس میں معاملات درست کرو

اپنے خدا کے ساتھ معاملات درست کرو تقویٰ سے کام لو بعض نیکیاں بعض دنوں میں عام فائدہ دیتی ہیں مگر بعض دنوں میں بہت ہی زیادہ فائدہ دیتی ہیں اسی طرح بعض بدیاں ہیں جو عام دنوں میں ایک نقصان رکھتی ہیں لیکن بعض دنوں میں بہت ہی زیادہ نقصان رکھتی ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں کی بعض بدیاں جو سبت کے دن وہ کرتے تھے وہ غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ کی نظر میں آئیں اور قرآن کریم نے بار بار ان کا ذکر فرمایا کہ سبت کا دن جو خاص عبادت کا دن تھا اس میں وہ لوگ ان بدیوں میں ملوث ہوتے تھے تو بعض زمانے ہوتے ہیں وہ بھی یہی تقدس اختیار کر جاتے ہیں جیسے سبت کا تقدس تھا جن زمانے میں یا جمعہ کا تقدس ہے ان زمانوں میں خصوصی احتیاط کی ضرورت ہے عام حالات میں بھی معاملات کو

خوش اسلوبی سے نبھانا

اور صاف ستھرا رکھنا ایک مومن کا خاصہ ہونا چاہیئے لیکن ان حالات میں تو بدمعاملگیاں تو بہت ہی زیادہ تکلیف دہ صورت پیدا کر دیتی ہیں پھر معاشرے کے اندر جو دُکھ ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات میں یا بچوں کے اور ماں باپ کے تعلقات میں وہ بھی اس لائق ہیں کہ ان کی طرف جماعت خصوصی توجہ دے۔ بہت سی شکایات ایسی ملتی ہیں بعض

ماؤں کی طرف سے ہیں اور بعض باپوں کی طرف سے ہیں لیکن بچوں کے متعلق یا اپنی بہو بیٹیوں کے متعلق اسی طرح برعکس معاملہ ہے کہ بیوی کی خاوند کے خلاف شکایت ہے خاوند کی بیوی کے خلاف شکایت ہے اور ان سب معاملوں میں کچھ نہ کچھ کجی پائی جاتی ہے اکثر تو میں نے دیکھا ہے کہ شادی کا معاملہ جب طے ہو رہا ہوتا ہے

ساری خرابیوں کا بیج

اس وقت بو دیا جاتا ہے اکثر شکایتوں میں یہ بات نظر آتی ہے کہ جب شادی ہوئی تھی تو ہمیں یہ بتایا گیا تھا اور اب یہ نکلا کبھی بیوی شکایت کرتی ہے کبھی خاوند یہ شکایت کرتا ہے کہ فلاں بیماری ہم سے چھپائی گئی۔ اب جب یہ گھر آئی تو پتہ لگا کہ اس بیماری میں ملوث ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کو میری طبیعت برداشت نہیں کر سکتی میں کیا کر سکتا ہوں بعض دفعہ بتایا جاتا ہے کہ یہ کہا گیا تھا کہ یہ مالی لحاظ سے یہ حیثیت رکھتا ہے اور بڑے سبز باغ دکھائے گئے تھے جب ہم نے شادی کر لی تو پتہ چلا کہ بالکل برعکس قصہ ہے تو ایسے معاملات بھی ہیں جس کی وجہ سے بہت سے گھر دُکھوں کا گہوارہ بن گئے ہیں اور بعض بچیاں ہیں بے چاری ان کی زندگی اس طرح کٹ رہی ہے کہ ایک بچہ یا ایک بیٹی ہے وہی ان کی اُمیدیں ہیں وہی ان کی زندگی کا سرمایہ ہے وہی ان کا بالآخر دِلداری کا کوئی سہارا ہے۔ اور باپ ہیں جو اس معاملے میں بھی ان کو دُکھ دینے سے باز ہی نہیں آرہے۔ مسلسل تکلیف دیتے چلے جا رہے ہیں بچے کے ذریعے حالانکہ قرآن کریم نے بالکل صاف طور پر یہ فرمایا ہے کہ کوئی والدین میں سے ایسا نہ ہو جس کو اس کے بیٹے کی طرف سے بچے کی طرف سے تکلیف دی جائے بچے کی طرف سے تکلیف ایک بہت ہی زیادہ

گہرا زخم

ڈالنے والی تکلیف ہے گہرا زخم لگانے والی تکلیف ہے۔ اس لئے اس کی احتیاط کرنی چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے بعض خاوند جو بیویوں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں وہ شادیاں بھی کر لیتے ہیں دوسری ان کی اولاد بھی ہو جاتی ہے لیکن بغیر وجہ کے محض اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں قانون ہمیں حق دیتا ہے وہ اصرار کر کے تکلیف دے کر بیوی سے بچوں کو علیحدہ کرتے ہیں یا ماں سے کہنا چاہتے بچوں کو علیحدہ کرتے ہیں وہ حق الگ بات ہے انسانیت اور تقویٰ اور شرافت اور حسن احسان کا سلوک ایک الگ معاملہ ہے قاضی کے سامنے جب یہ معاملہ جائے گا تو بعض دفعہ قاضی مجبور ہوگا قانوناً یہ فیصلہ دینے پر لیکن صرف انصاف کا معاملہ تو کوئی چیز نہیں ہے قرآن کریم انصاف پر کہاں ٹھہرتا ہے قرآن کریم تو اس انصاف کے مضمون سے نکل کر

حسن و احسان

کے مضمون میں داخل کر دیتا ہے معاشرے کو قرآن کریم تو حسن و احسان کے مضمون سے آگے قدم بڑھا کر ایتآئ ذی القربیٰ کے مضمون میں داخل کر دیتا ہے معاشرے کو وہ ساری باتیں بھول جاتے ہیں آپ اس وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ آپ کا ایک مستقبل ہے آپ کے دل لگانے کے سامان ہیں آپ کے اور ذرائع ہیں اس بے چاری کے پاس کچھ بھی نہیں رہا اور اس کے ساتھ حسین سلوک کیا جائے ہاں اگر نیکی اور بدی کا معاملہ ہو اگر یہ خطرہ ہو کہ وہ عورت شریعت کے معاملے میں باغیانہ رویہ رکھتی ہے اولاد کا دین خراب ہو جائے گا اس کا مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ پھر بالکل اور معاملہ ہے لیکن بسا اوقات یہ نہیں ہوتا بلکہ محض ایک دشمنی ایک انتقام دکھ دینے کا ارادہ ان چیزوں پر آمادہ کرتا رہتا ہے اور صرف حق کی بحث ہو رہی ہوتی ہے حق کی بحث کرنے والوں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور بھی حق کی بحثیں چلائیں گے اگر حق مانگیں گے تو آپ کے پلے کچھ بھی نہیں رہے گا۔ انشاء اللہ پھر تو پھر آپ کی بخشش کی توقع ہو سکتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے مقابل پر تو کسی کا حق نہیں ٹھہر سکتا جو کچھ اس نے دیا ہے وہ اتنا زیادہ ہے اور جو کچھ اس کے لوازمات ہیں وہ ممکن نہیں کہ آپ ادا کر سکیں جو خدا کے

دین گے۔ مقابل پر حقوق آپ پر قائم ہوتے ہیں۔ اس کا ہزارواں لاکھواں حصہ بھی آپ ادا نہیں کرتے۔ تو حق کی بات چلاتے ہیں۔ اس طرح انصاف کی بات چلاتے ہیں، تو پھر خدا کے سامنے بھی پھر انصاف کی توقع لے کر جائیں حسن و احسان کا معاملہ بھول جائیں پھر۔

احمدی معاشرہ

محض انصاف پر قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ تو پہلا قدم ہے۔ پہلے اس کو انصاف سے بھر دیں پھر اگلے قدم اٹھائیں حسن و احسان سے بھر دیں پھر

ایتاءِ ذی القربیٰ

کا مضمون اس میں پیدا کریں۔ اس سے سجائیں احمدیت کو۔ پھر استقبال کریں اُن قوموں کا جن کو آپ اسلام کی طرف بُلا رہے ہیں۔ ان چیزوں سے عاری معاشرہ ہو اور دعوت عام ہو کہ ہماری طرف آؤ۔ یہ نہایت ہی بے وقوفوں والی بات ہوگی۔ دُنیا سے دھوکہ کرنے والی بات ہوگی۔ کیوں وہ آپ کی طرف آئیں۔ آئیں تو آپ کا نہیں بلکہ اسلام کا مُنہ گندا سمجھتے ہوئے اسلام کا مُنہ کالا دیکھتے ہوئے آئیں گے وہ سمجھیں گے کہ آپ اسلام کا نمائندہ ہیں آپ کے معاشرے کی بدیاں دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ یہی اسلام ہے۔ اور یہی ہو تا بھی ہے آج یورپ میں ہر جگہ یہی سلوک ہو رہا ہے اسلام کے ساتھ۔ کوئی مسلمان ملک ہے کوئی مسلمان علاقہ ہے کوئی مسلمان قوم ہے یا لوگ ہیں جو یہاں آ کے بس گئے ہیں۔ ان کے اعمال سے وہ اسلام کا چہرہ دیکھتے ہیں اور پھر اسلام پر مذاق اُڑاتے ہیں اسلام کو گندا سمجھتے ہیں۔ ہزار ہزار قسم کے طعنے دیتے ہیں۔ ان پر یہ بات سجتی نہیں درست ہے۔ لیکن آپ تو ان کی اصلاح کا دعوےٰ لے کر اٹھے ہیں آپ پر کیسے سج جائے گی۔ ان سے کوئی توقعات ہی نہیں کیونکہ انہوں نے وقت کے امام کا انکار کر دیا ہے۔ آپ نے تو انکار نہیں کیا۔ آپ تو آمنّا و صدّقنا کہنے والوں میں ہیں اس لئے آپ سے توقعات اور قسم کی ہیں۔ ان ساری برائیوں کا جن کا میں نے ذکر کیا ہے سدِّباب کرنا جماعت احمدیہ کا کام ہے بحیثیت مجموعی، اور ہر فردِ بشر کا کام ہے آپ میں سے۔ اس لئے

قولِ سدید کا دامن پکڑ لیں

جب آپ بات کہنے لگیں تو اپنے نفس کا تجزیہ بھی کیا کریں کہ میں کیوں بات کہہ رہا ہوں۔ بسا اوقات آپ محسوس کریں گے اگر تقویٰ کے ساتھ اپنا تجزیہ کریں گے کہ آپ کی بات میں کوئی کجی تھی۔ بسا اوقات آپ فیصلہ کریں گے کہ نہیں اب چھوڑ ہی دو اس بات کو مزا نہیں آیا اس بات میں، وہ حسن نہیں ہے جو اسلام مجھ سے چاہتا ہے۔ پھر جب آپ سے کوئی بات کہی جائے تو بالکل اس کے برعکس مخالفہ پر

حُسنِ ظنّی

کی کوشش کریں اور اپنے اُوپر بدظنی رکھیں اس معاملے میں کہ ہاں ہو سکتا ہے مجھے پتہ نہ ہو۔ ہو سکتا ہے میری برائیاں مجھ میں چھپی ہوئی ہوں اور میں تلاش کروں اور گندیدوں تو وہ نکل آئیں مگر نصیحت کرنے والے کو میں نے صرف شکریہ کہنا ہے۔ اس کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی۔ یہ مزاج پیدا کریں اور بسا اوقات آپ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ برائیاں ہوتی ہیں اندر۔ ایسی گندی عادت پڑ جاتی ہے انسان کو دفاع کرنے کی بے وجہ، کہ اس کی فطرتِ ثانیہ ہو جاتی ہے وہ برائی اپنے اندر رکھتے ہوئے بھی بے ساختہ ردِّ عمل یہ دکھاتا ہے کہ نہیں، یہ اس نے مجھ پر بات کی ہے بالکل نہیں، مجھ میں تو ایسی بات کوئی نہیں، عادت بن جاتی ہے تو معاشرے کی اصلاح کوئی آسان کام نہیں ہے، اس کے لئے آپ کی حکمت کو بھی تیز ہونا پڑے گا۔ تجزیے کی طاقتوں کو آپ کو صیقل کرنا پڑے گا۔ تقویٰ اختیار کرنا پڑے گا اور یاد رکھیں

آخری بات

یہ ہے کہ خالی قولِ سدید کوئی چیز نہیں ہے جب تک تقویٰ کے ساتھ کا پیوند نہ ہو۔ یہ جتنی باتیں میں نے کہی ہیں قولِ سدید کے نام پر یہ تقویٰ کے ساتھ تعلق رکھیں تو اصلاحِ معاشرہ ہوتی ہے ورنہ نہیں ہوتی۔

چنانچہ آپ یہ معلوم کر کے تعجب کریں گے کہ وہ قومیں جن میں بہت بدیاں پھیلی ہیں مثلاً شمالی یورپ ہے اس میں قولِ سدید کا معیار ہمارا قوموں کی نسبت بہت اونچا ہے۔ انگلستان میں بھی جرمنی میں بھی سکنڈے نیوین ممالک میں بھی اور کئی قومیں ہیں جن میں قولِ سدید کا معیار اکثر مشرقی قوموں کی نسبت بہت اونچا ہے لیکن برائیاں پھر بھی ہیں تو یہ آخری بات ہمیشہ مدِّ نظر رکھیں کہ قولِ سدید فی ذاتہٖ برائیاں دور کرنے کا اہل نہیں ہوتا جب تک اس کا

تقویٰ سے پیوند

نہ ہو یہ وہ ہتھیار ہے جب تقویٰ کے ہاتھوں میں آتا ہے پھر یہ برائیوں کی جڑیں کاٹتا ہے اور حسن کو اُبھارتا ہے اور اگر یہ تقویٰ کے ہاتھوں میں نہ ہو تو پھر برائیوں کے اضافے کا بھی موجب بن جایا کرتا ہے۔ وہاں قولِ سدید کا یہ مطلب ہو جاتا ہے کہ تم اپنے کام سے کام رکھو میں اپنے کام سے کام رکھوں یہ برائی مجھے اچھی لگتی ہے میرا حق ہے میں اختیار کروں گا۔ یعنی قولِ سدید رفتہ رفتہ بے حیائی کے لئے استعمال ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے سارے کرتے ہیں میں بھی کروں گا کوئی بات نہیں۔ ایسی عجیب عجیب شکلیں اختیار کر لیتا ہے قولِ سدید شیطانی قوتوں کے ہاتھ میں کہ حیرت انگیز طور پہ یہ حسین ہتھیار بُرے نتائج پیدا کرنے لگ جاتا ہے جیسے نلائی کی جاتی ہے کھیتوں کی۔ ایک اچھا زمیندار اسی ہتھیار سے اچھی نلائی کر دیتا ہے بُرے بوٹیوں کو اکھاڑ کے باہر پھینک دیتا ہے اور ایک ناواقف نہ صرف یہ کہ پودے جن کی حفاظت کرنا مقصود ہے اُن کو کاٹتا ہے اور گندی بڑی بوٹیاں باہر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ اپنے پاؤں بھی کاٹ لیتا ہے۔ تو قولِ سدید کا خدا تعالیٰ نے تقویٰ سے پیوند رکھا ہے اور اسی شرط کے ساتھ اسے کہ ذریعہ اصلاح بنایا ہے فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

اے وہ لوگو جو تقویٰ اختیار کرتے ہو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اگر قولِ سدید کا ہتھیار اپنے ہاتھ میں پکڑو گے تو عظیم الشان نتائج پیدا ہوں گے یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ خدا تعالیٰ اس کے نتیجے میں تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور چونکہ تقویٰ کا مضمون یہ بتاتا ہے کہ ہر بات جو سید ھی کی جاتی ہے وہ اللہ کی خاطر کی جاتی ہے اسی لئے میں نے شروع میں آغاز ہی اپنے خطبے کا اسی بات پہ کیا تھا کہ نیتوں میں قولِ سدید رکھیں اور نیتیں خدا کی طرف لے جائیں ساری، سیدھا نیتوں کا پیوند خدا کے تصور خدا کے قدموں سے ہو۔ یہی مضمون ہے جو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے کہ اے وہ لوگو جو تقویٰ رکھتے ہو اُن کی ہر بات خدا کی خاطر ہوتی ہے۔ جن کی ہر بات اس کے خوف سے ہوتی ہے کہ

خدا ناراض نہ ہو جائے

تم اگر قولِ سدید اختیار کرو گے تو تم دیکھو گے کہ معاشرے میں عظیم الشان نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ تم نہیں کر رہے ہو گے یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ خدا تمہارے اعمال کی اصلاح کر رہا ہو گا۔ اس میں ایک اور فلسفہ بھی کھول دیا ہم پر خدا تعالیٰ نے کہ خدا کے نام پر تقویٰ اختیار کر کے جو لوگ اصلاح کی کوشش کرتے ہیں ان کے ذہن میں کہیں اور کا بھی یہ خیال نہیں آتا کہ ہم نے یہ بات کر دی ہے۔ ہماری کوششوں سے یہ عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں ان کو یہی دکھائی دیتا ہے یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ کہ اللہ ہی ہے جو اصلاح کر رہا ہے اور چونکہ ان کی انکساری اس مقام پہ پہنچی ہوتی ہے اس لئے امر واقعہ بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ براہِ راست اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ ان کے ہر فعل میں برکت پڑے ان کی ہر نصیحت میں ایک اثر پیدا ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ معاشرے کی اصلاح کا بیڑا خود اُٹھا لیتا ہے پھر۔ چنانچہ اس چھوٹے سے

آیت میں اس عظیم الشان مضمون کو کس شان کے ساتھ بیان فرما دیا۔ فرمایا قولِ سدید تم کرو اے متقیو! قولِ سدید کا ہتھیار تم اٹھاؤ اور پھل کا وعدہ ہم کرتے ہیں۔ یُصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم لیکن یصلح لکم اعمالکم کے نتیجے میں ایک حصہ پھر بھی باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی گزشتہ بدیاں گزشتہ کمزوریوں کا نقصان تو بہرحال پھر بھی ملنا چاہیئے اور انسان کے بس میں یہ تو ہو سکتا ہے اگر وہ کوشش کرے کہ میں کچھ اصلاح کروں لیکن گزشتہ کمزوریوں کے بد نتائج سے وہ قوم کو بچا نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو آگے بڑھایا، فرمایا کہ میں صرف تمہارے نیکی کے نتیجہ میں تمہارے صاف قول کے نتیجے میں، تمہارے تقویٰ کے نتیجے میں صرف اصلاح کا وعدہ نہیں کرتا بلکہ میں احسان کا سلوک کروں گا۔ صرف عدل کا سلوک نہیں کروں گا یغفر لکم ذنوبکم خدا تعالیٰ تمہارے گزشتہ گناہ بھی بخش دے گا۔ تمہاری گزشتہ کمزوریوں کو بھی دور فرما دے گا اور پھر

آگے یہ خوشخبری

ومن یطع اللہ ورسولہٗ فقد فاز فوزاً عظیماً اور اگر اسی طرح خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے چلے جاؤ گے تو اتنی عظیم الشان ترقیات، اتنی عظیم الشان کامیابیاں تمہارے مقدر میں ہیں کہ ان کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تمہاری نظریں کوتاہ ہیں ان کا اندازہ کرنے سے عظیم ہیں وہ کامیابیاں۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ان ساری معاشرتی خرابیوں کی طرف توجہ کرے گی اور جس طرح کہ میں نے بیان کیا ہے تقویٰ کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کی خاطر اور کسی پر احسان نہ رکھتے ہوئے نہ افراد پر نہ جماعت پر محض اپنی ذات پر احسان کرتے ہوئے خدا کی خوشنودی کی خاطر یہ کام شروع کر دیں۔ اور یہ کام ایسا ہے جو محض تنظیموں کا کام نہیں ہے یہ تو ہر فرد بشر کو کرنا پڑے گا۔ ہر مرد کو کرنا پڑے گا ہر عورت کو کرنا پڑے گا۔ اور ہر بچے کو بھی جہاں تک اس کے بس میں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پروگرام دورہ مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان درج ذیل پروگرام کے مطابق مالی اور وصایا سے متعلق امور کے بارہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ امراء و صدر صاحبان و عہدیداران مال، مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت ان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرمادیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰/۲/۸۶	مظفر پور	۲۳/۲/۸۶	۱	۲۴/۲/۸۶
رانچی ۔ منیبہ	۱۲/۲/۸۶	۲	۱۴	موتی ہاری	۲۴	۱	۲۵
بھاگلپور۔ بڑہ پورہ	۱۴	۳	۱۷	بھرت پور	۲۵	۱	۲۶
پاکوڑ	۱۷	۱	۱۸	پٹنہ	۲۶	۱	۲۷
خانپور ملکی۔ بنہر	۱۸	۲	۲۰	اردل۔ گیا	۲۷	۲	۱/۳/۸۶
بلاروے	۲۰	۱	۲۱	آرہ	۱/۳/۸۶	۱	۲/۳/۸۶
مونگھیر	۲۱	۱	۲۲	واپسی قادیان	۳/۳/۸۶	-	-
بھاگلپورہ	۲۲	۱	۲۳	—	✲	—	

ہے۔ علاج معالجہ سے کچھ افاقہ نہیں ہوا صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

● ۔ مکرم غلام احمد صاحب نوینہ مئی کشمیر کے بیٹے عزیز جمشید طاہر نے امسال ۔ ۔ کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کیلئے۔ اہلیہ صاحبہ کے بازو میں درد ہے صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

الوداعیہ و استقبالیہ تقریب

قادیان ۲۳ دسمبر ۱۹۸۵ء۔ آج شام چار بجے مدرسہ احمدیہ قادیان کے صحن میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور کی خدمت میں الوداعیہ اور نئے صدر مجلس محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم کی خدمت میں استقبالیہ پیش کرنے کی غرض سے ایک تقریب کا انعقاد کیا۔ اس تقریب کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔

چنانچہ مدرسہ کے گیٹ پر ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ کی طرف سے محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور اور محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم کا گلپوشی کرتے ہوئے استقبال کیا گیا۔ بعدہٗ مدرسہ کے صحن میں جسے منتظمین نے الوداعیہ اور استقبالیہ تقریب کے لئے نہایت خوبصورتی سے سجایا تھا، اس تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور خاکسار جاوید اقبال اختر معتمد مجلس کے عہد خدام الاحمدیہ دہرانے کے بعد مکرم وحید الدین صاحب شمس نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور اور محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے موقعہ کی مناسبت سے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے زریں اور قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی۔

اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے ممبران صدر انجمن احمدیہ۔ نائب ناظران افسران صیغہ جات۔ مجلس عاملہ لوکل انجمن احمدیہ۔ مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ و مقامی۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی۔ مہمانان کرام۔ مبلغین کرام اور بعض مدعوین کی خدمت میں مختصر ساعصرانہ پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو صحیح رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقی رنگ میں صالحین الی اللہ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار: معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

درخواست ہائے دُعا

● ۔ محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم غلام محمد دین صاحب پڈر ناصر آباد کشمیر اپنی اور بچوں کی صحت و تندرستی اور دینی و دُنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

● ۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب افند ناصر آباد کشمیر اپنی اور اپنے اہل و عیال اور بچوں کے نیک و صالح خادم دین ہونے کے لئے بہن رسلہ بیگم صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دُعا۔

● ۔ مکرم شیخ یونس احمد صاحب بھدرک اپنے والد محترم شیخ عبدالعزیز صاحب کی صحت کاملہ کے لئے اور بڑے بیٹے شیخ عبدالباسط جو عرصہ سے علیل ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ سابق صدر جماعت مکرم شیخ شمس الدین صاحب جو بہت ضعیف ہو چکے ہیں نیز صدر جماعت مکرم مولوی ہارون رشید صاحب کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ اور اپنے بیٹوں عزیز شیخ کرشن احمد، گوتم احمد، نانک احمد اور عزیزہ نجمی جو بہت کمزور رہیں، سب کی صحت و سلامتی اور دینی و دُنیوی ترقی اور کاروبار میں برکت کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

● ۔ عزیزہ لطیفہ رسول صاحبہ اعانت بدر میں دس روپے ادا کر کے اپنی صحت و سلامتی اور تکمیل تعلیم کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

● ۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ڈار ناصر آباد کشمیر اپنی بہن عزیزہ جمیلہ سلمہا زوجہ عزیز عبدالمجید صاحب پڈر ناصر آباد کے بچے عزیزہ اسامہ سلمہٗ کی صحت و تندرستی کے لئے پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

● ۔ مکرم عارف بھائی فاضل لکھنؤ لکھتے ہیں کہ موصوف کے ایک دوست کی اہلیہ صاحبہ حنیفہ صاحبہ پرنسپل تعلیم گاہ کالج لکھنؤ مستقل سر درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی

بابرکت زندگی

پیدائش سے وفات تک کے حالات ترتیب وار

مرتبہ:- مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید ربوہ

۱۸۹۳ء ۶ فروری کو سیالکوٹ کے محلہ نخاس میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۷ء ۱۰ جون یعنی چار سال چار ماہ اور چار دن کی عمر میں میونسپل بورڈ سکول جانا شروع کیا۔ چھٹی کلاس تک یہیں تعلیم پائی۔ ساتویں کلاس میں امریکن مشن سکول میں داخل ہوئے۔ ۱۹۰۴ء ۳ ستمبر کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۰۷ء میں امریکن مشن سکول سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ ۱۶ ستمبر کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۰۸ء ۲۶ مئی کو حضرت بانی سلسلہ کے جنازہ کے ساتھ لاہور سے قادیان گئے۔ ۲۷ مئی کو قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی بیعت کی۔ ۱۹۰۹ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف اے کیا۔ ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور ہی سے فرسٹ ڈویژن میں بی۔ اے کیا۔ اور تقسیم انعامات کے موقعہ پر لفٹیننٹ گورنر سر لوئی ڈین نے اپنی تقریر میں چوہدری صاحب کا نام لے کر سر مضمون میں اول آنے پر مبارکباد دی۔ یکم ستمبر کو قانون کی تعلیم کے سلسلہ میں انگلستان جانے کے لئے بمبئی سے روانہ ہوئے۔ ۱۹۱۳ء جولائی میں کالج میں موسم گرما کی تعطیلات میں روس۔ فن لینڈ اور سویڈن کی سیر کی اور روس کے حالات کی بناء پر اور ڈاکٹر آرنلڈ کی تحریک پر آپنے یہ پروگرام بنایا کہ ہم روس جائیں اور کئی ماہ قیام کرکے وہاں کے اعلیٰ مسلم طبقہ سے رابطہ پیدا کریں، لیکن جنگ عظیم شروع ہو جانے کے باعث اس میں روک پیدا ہوگئی۔ ۱۹۱۴ء مارچ میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضل عمر کی بیعت بذریعہ خط کی۔ کالج میں موسم گرما کی تعطیلات میں فرانس۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور جرمنی کی سیر کی۔ جون میں لنکنز ان بیرسٹری کی سند لی۔ اکتوبر میں کنگز کالج لندن سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا اور لندن یونیورسٹی میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ یکم نومبر کو انگلستان سے واپس بمبئی تشریف لائے۔ واپسی پر حج کرنے کی خواہش تھی مگر جنگ عظیم شروع ہو جانے کی وجہ سے سفر کرنا مشکل ہوگیا۔ دسمبر میں پریکٹس کا لائسنس لیا اور چیف کورٹ کے ایڈووکیٹ ہو گئے۔ ۱۹۱۵ء جنوری میں آپ نے اپنے والد چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ جو سیالکوٹ کے مشہور وکیل تھے، کے ساتھ پریکٹس شروع کی۔ مارچ میں مبلغین کی اعلیٰ کلاس میں عورتوں کے حقوق کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ۱۹۱۶ء ۳ مارچ کو دارالسلطنت دہلی میں عظیم الشان جلسہ میں انگریزی میں تقریر کی۔ ۲۴ اگست کو لاہور منتقل ہو گئے اور قانون کے رسالہ انڈین کیسز کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ آپ کی رہائش ریلوے روڈ پر سید ممتاز علی ایڈیٹر تہذیب نسواں کے ہاں تھی۔ دسمبر میں پٹنہ ہائی کورٹ میں پہلے کیس کی پیروی کی جو مونگھیر میں جماعت احمدیہ کی بیت الذکر کے قبضہ کا کیس تھا۔ چیف جسٹس نے آپ کی نسبت بہت تعریفی کلمات کہے تھے جن کو اخبارات نے بھی شائع کیا۔ مقدمہ آپنے جیت لیا۔ دسمبر میں آپ کو مہاراجہ محمود آباد نے کھانے پر مدعو کیا اور ملاقات کا شرف بخشا۔ دسمبر میں آپ لکھنؤ میں ڈاکٹر علی نقی صاحب ولد شمس العلماء مولوی میر حسن صاحب (جو علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے استاد تھے) کے ہاں ٹھہرے۔ ۱۹۱۷ء فروری میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور آپ نے لاہور میں کامیاب تقاریر کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ لاہور میں قانونی پریکٹس کا آغاز کیا اور چیف کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ممبر بنے اور ۱۹۱۷ء تا ۱۹۳۵ء لاہور چیف کورٹ میں پریکٹس کی۔ اپریل میں پہلی دفعہ چیف کورٹ میں پیش ہوئے۔ ۱۵ نومبر کو وزیر ہند مانٹیگو سے جماعت احمدیہ کے وفد نے ملاقات کی اس موقع پر آپ نے وفد کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ امرتسر میں ایک شخص سراج الدین کے احمدی ہونے پر اس کی بیوی نے فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا۔ اس مقدمہ کی آپ نے پیروی کی۔ یہ مقدمہ بھی آپ نے جیت لیا۔

۱۵ نومبر کی شام کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وزیر ہند مانٹیگو سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر حضرت چوہدری صاحبؓ نے ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ حکومت پنجاب کی قائم کردہ پبلسٹی کمیٹی کے اجلاس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کی۔ ۱۹۱۸ء اپریل میں جماعت احمدیہ لاہور کی امارت آپ کے سپرد ہوئی اس کے ساتھ ساتھ آپ صدر انجمن احمدیہ کے مشیر قانونی تھے اور جماعتی مقدمات میں بھی اکثر جایا کرتے تھے۔ ۱۹۱۹ء ۲۳ فروری کو آپ کی صدارت میں حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے "اسلام اور تعلقات بین الاقوام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ یکم اپریل کو ڈیوس روڈ لاہور پر رہائش اختیار کی۔ مارشل لاء کے دنوں میں سردار حبیب اللہ اور سید محسن شاہ کے مقدمات کی پیروی کی۔ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۱۹۲۴ء تک لاء کالج لاہور میں بطور لیکچرار ضابطہ فوجداری اور رومن لاء پڑھاتے رہے۔ اکتوبر میں لاہور میں بازار جج محمد لطیف کی حویلی نواب محبوب سبحانی میں رہائش اختیار کی۔ ۱۶ دسمبر کو حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر جماعت احمدیہ کا ایک وفد گورنر پنجاب سر ایڈورڈ میکلیگن سے ملا۔ آپ نے وفد کی طرف سے خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا۔ ۱۹۲۰ء ۱۳ فروری تا ۲۰ فروری حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے قیام لاہور اور تقاریر کے موقعہ پر انتظامات کئے۔ یکم جون کو الہ آباد میں خلافت کمیٹی کے اجلاس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مضمون "معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ" تقسیم کرنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ ۱۹۲۱ء ۴ مارچ کو حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی لاہور تشریف آوری اور قیام و طعام کے انتظامات انجام دیئے۔ ۲۲ جون کو جماعت کا وفد جس میں آپ شامل تھے وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ سے شملہ میں ملا جس میں ترکی اور حجاز کے حقوق کی حفاظت کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ ۱۹۲۲ء ۲۳ فروری تا ۲ مارچ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے قیام لاہور کے موقعہ پر آپ کو قیام طعام و دیگر انتظامات کی سعادت ملی۔ ۲۷ فروری کو لاہور میں آپ کی زیر صدارت حضرت مصلح موعودؓ نے روحانی نشاۃ ثانیہ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ۲۷ فروری کو جماعت احمدیہ کی طرف سے شہزادہ ویلز کی خدمت میں حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب "تحفہ شہزادہ ویلز" پیش کی گئی جس کا انگریزی ترجمہ آپنے کیا تھا۔ ۲۸ فروری کو حضرت مصلح موعودؓ کی دیال سنگھ کالج کے پرنسپل سے گفتگو کے موقع پر ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ اسی سال آپ نے قانون کے رسالہ انڈین کیسز کی ادارت سے علیحدگی اختیار کرلی۔ آپ نے اپنی رہائش نسبت روڈ جمیشہ ہاؤس میں منتقل کرلی۔ ۱۹۲۳ء تحریک شدھی میں آپ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب نہ ہو سکے۔ پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت میں شرکت کی۔ نومبر میں حضرت مصلح موعودؓ کے لاہور کے قیام اور انتظامات کی توفیق ملی۔ آپ نے اخبار "پیغام صلح" کے مقدمہ کی رضاکارانہ پیروی کی۔ ۱۹۲۴ء ۶ جون تا ۲ جولائی ویمبلے کانفرنس کے لئے لکھے جانے والے حضرت مصلح موعودؓ کے مضمون "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا انگریزی ترجمہ کیا۔ ۱۲ جولائی کو انگلستان جانے کے لئے حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قادیان سے روانہ ہوئے۔ ۲۲ اگست تا ۲۵ اکتوبر حضرت مصلح موعودؓ اور ساتھیوں کے قیام لندن کے انتظامات آپ کے سپرد تھے۔ ۴ ستمبر کو مولوی نعمت اللہ کی کابل میں شہادت کے بعد آپ نے کابل جاکر دین کی خاطر جان قربان کرنے کی پیشکش کی۔ ۵ ستمبر کو افغان سفیر متعینہ فرانس کو اس شرمناک واقعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خدا تعالیٰ سے ڈرنے کے متعلق قرآنی آیات پر مشتمل خط لکھا۔ اکتوبر میں پہلی دفعہ ہوائی جہاز پر سفر کیا۔ ۳۱ اکتوبر تا ۸ نومبر پیرس سے بمبئی تک سفر کے انتظامات حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے سپرد فرمائے۔ آپ کی امارت میں بیت الذکر دہلی دروازہ کی تعمیر شروع ہوئی اور ۱۹۲۵ء میں مکمل ہوئی۔ ۱۹۲۵ء ۱۶-۱۷ جون کو امرتسر میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مضمون تقسیم کیا۔ گرمیوں میں کشمیر کا پہلا سفر کیا۔ ۱۹۲۶ء آپ پنجاب کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۹۲۷ء ۲۵ فروری کو جماعت احمدیہ کا ایک وفد جداگانہ نیابت کی تائید میں

والسرائے ہند سے ملا۔ آپ نے وفد کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ ۲۶ فروری تا ۵ مارچ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قیام لاہور کے انتظامات اور اہم شخصیات کی ملاقات کا انتظام کیا۔ فسادات لاہور کے موقعہ پر مسلمانوں کی امداد کے سلسلہ میں نمایاں کام کیا۔ ورتمان کے مضمون پر مسلم آؤٹ لک کے احتجاج کے مقدمہ کی آپ نے نہایت شاندار پیروی کی جس کو ملک بھر کے مسلمان اخبارات نے سراہا۔ اکتوبر، برطانوی ارکان پارلیمنٹ کے سامنے مسلمانوں کا نقطہ نگاہ پیش کرنے کے لئے آپ انگلستان گئے۔ ۱۹۲۸ء مارچ میں سائمن کمیشن کے سامنے جماعت احمدیہ کا وفد پیش ہوا۔ آپ اس کے رکن تھے۔ ۱۷ رجون کو حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے سیرت النبیؐ کے جلسوں کی تحریک پر ایک جلسہ میں آپ نے تقریر کی۔ دسمبر میں آپ نے سائمن کمیشن کے سامنے پیش ہو کر پنجاب کونسل کے رکن کی حیثیت سے شہادتوں پر جرح کی۔ الفضل کے مقدمہ کی پیروی کی۔ ۱۹۲۹ء ۱۵ رجنوری کو آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے اعزاز میں سٹفل ہوٹل لاہور میں چائے کی دعوت دی جس میں معززین لاہور کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ ۱۹۳۰ء ۲۵ رجون کو آپ نے سردار سکندر حیات کے ایماء پر حضرت فضل عمرؓ کو شملہ میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شرکت کی درخواست کی۔ آپ پنجاب کونسل کے بلامقابلہ ممبر منتخب ہوئے۔ گورنر پنجاب سر جیفرے کی طرف سے آپ کو ہائی کورٹ کی ججی کی پیشکش کی گئی۔ پنجاب میں وزارت کی پیشکش کی گئی۔ ۱۲ نومبر تا جنوری ۱۹۳۱ء پہلی گول میز کانفرنس میں آپ بطور مسلمان نمائندہ شریک ہوئے۔ ۱۹۳۱ء پریوی کونسل میں پہلی دفعہ کیس کی پیروی کی۔ اپریل تا ۱۹۳۲ء آپ نے دہلی سازش کیس میں سینئر وکیل سرکار کے فرائض انجام دیئے۔ ستمبر تا دسمبر آپ نے دوسری گول میز کانفرنس میں بحیثیت مسلمان نمائندہ شرکت کی۔ ۲۶ دسمبر مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ دہلی کی بحیثیت صدر مسلم لیگ صدارت کی۔ ۱۹۳۲ء یکم جنوری کو ایک حادثہ میں زخمی ہوئے۔ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی میں شمولیت۔ مارچ، مجلس مشاورت میں تجویز کہ نظارت تعلیم و تربیت احمدیہ یونیورسٹی کا ڈھانچہ پیش کرے اور آپ کو اس کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا۔ وسط جون تا اکتوبر سر فضل حسین کی جگہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں عارضی تقرر۔ وائسرائے کی کونسل میں عارضی تقرر کے وقت آپ پنجاب کونسل سے مستعفی ہوگئے تھے۔ پھر آپ دوبارہ بلامقابلہ پنجاب کونسل کے ممبر منتخب ہوگئے۔ ۱۷ نومبر تا دسمبر تیسری گول میز کانفرنس میں مسلمان نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ ۱۹۳۳ء ۹ رجنوری کو آپ تیسری گول میز کانفرنس سے واپس بمبئی پہنچے۔ اپریل تا جولائی گول میز کانفرنس کے نتیجہ میں ہندوستانی آئین کی اصلاحات کی تجاویز کے سلسلہ میں کمیٹی میں آپ کی شمولیت۔ ۲۹ اگست تا ستمبر ٹورنٹو میں ہونے والی برٹش کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی وفد کی قیادت کی۔ ۹ دسمبر برطانیہ کی پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کے سامنے شہادت دیکر واپس دہلی تشریف لائے۔ ۱۹۳۴ء چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ سر شادی لال کی طرف سے ہائی کورٹ کی ججی کی پیشکش۔ سر شادی لال کی ریٹائرمنٹ پر وائسرائے ہند کی طرف سے پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ کی پیشکش کی گئی۔ ۲۶ مارچ کو جماعت احمدیہ کے وفد کے رکن کی حیثیت سے وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن سے ملاقات کی۔ جولائی تا نومبر اپنے خرچ پر لندن گئے تاکہ مسلمانوں کے مطالبات انگلستان کے اراکین پارلیمنٹ کے سامنے رکھے جائیں۔ ۱۹۳۵ء مئی۔ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر تجارت اور ریلوے بنے اور سرکاری رہائش گاہ ۶ کنگ ایڈورڈ روڈ دہلی میں اختیار کی۔ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو قادیان میں اپنی کوٹھی بیت الظفر کی بنیاد حضرت مصلح موعودؓ سے رکھوائی۔ ۱۱ دسمبر کو حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے گفتگو کر کے قادیان میں ٹیلیفون کا افتتاح کیا۔ ۱۹۳۷ء مئی میں شاہ جارج پنجم کی تخت نشینی کی تقریبات میں برطانوی ہند کی نمائندگی کی۔ کامن ویلتھ وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شمولیت۔ اٹاوہ ٹریڈ ایگریمنٹ کے سلسلہ میں انگلستان اور دیگر یورپی ممالک کا دورہ کیا۔ دسمبر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احمدیہ خلافت جوبلی منانے کی تحریک کی۔ ۱۹۳۸ء اٹاوہ تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں انگلستان اور دیگر یورپی وزرائے تجارت سے مذاکرات۔ آخر میں پریوی کونسل کی ججی کی پیشکش ہوئی مگر ملکی آزادی کی خاطر جدوجہد کرنے کے مواقع سے محروم ہو جانے کے اندیشہ سے معذرت کر دی۔ ۲۳ اپریل کو جماعت احمدیہ کے سامنے خلافت جوبلی کی خصوصیت اور اہمیت واضح کی۔ ۱۹۳۹ء کے دوران قادیان کے ماحول میں تبلیغی مہم میں حصہ لیا اور مالی امداد بھی دی۔ ۲۷ مارچ کو ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں قائداعظم نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے آپ کو اپنا بیٹا قرار دیا۔ اپریل مشاورت میں خلافت جوبلی کے انتظامات کرنے والی کمیٹی کا صدر آپ کو مقرر کیا گیا۔ مئی میں قانون کی وزارت بھی آپ کو سونپی گئی۔ جبکہ وار سپلائی بھی آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ نومبر ڈومینین منسٹرز کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی کی۔ لیگ آف نیشنز کی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی۔ ۲۸ دسمبر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر جماعت ہائے ہندوستان کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ ۲۹ دسمبر کو ۲ لاکھ ستر ہزار کی رقم کا جوبلی فنڈ کا چیک حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ ۱۹۴۰ء ۵ فروری تا ۱۰ فروری آپ کو دہلی میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔ فروری۔ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں دوبارہ تقرر۔ ۲۲ فروری۔ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کے نام خط میں تقسیم ہندوستان کی تفصیل پہلی بار بیان کی۔ ۹ مارچ۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تقسیم انعامات کی تقریب کی صدارت۔ ۲۹ مارچ۔ آپ نے نواب بہادر یار جنگ کی قادیان میں مہمان نوازی کی۔ ۱۶ اپریل فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے چیف جسٹس سر ماریس گوائر آپ کے ہاں قادیان آکر ٹھہرے۔ تفسیر کبیر جلد سوم کی اشاعت میں نمایاں حصہ لینے والوں میں آپ سرفہرست تھے۔ ۱۹۴۱ء ستمبر تا ۱۰ جون ۱۹۴۷ء فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج رہے۔ ۱۹۴۲ء جون تا اکتوبر چین میں انڈیا کے ایجنٹ جنرل کے فرائض انجام دیئے۔ چین سے ہی وائسرائے ہند کو ایک تجویز بھجوائی۔ پیسیفک ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی کی۔ صدر امریکہ روزویلٹ سے ملاقات میں ہندوستان کو آزادی دینے کے لئے چرچل پر زور دینے کی ترغیب۔ ۱۹۴۳ء لندن میں بیماری کی وجہ سے دو ماہ قیام۔ شاہ جارج ششم کی والدہ ملکہ میری کے ہاں دعوت اور قصر بیڈمنٹن میں ایک روز قیام۔ لندن سے ہندوستان کو آزادی دینے کے سلسلہ میں وائسرائے ہند کو ایک تجویز۔ برطانوی وزیراعظم چرچل سے وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کے جانشین کے بارہ میں گفتگو۔ ۱۲ مارچ بروز جمعہ بعد نماز عصر جامع احمدیہ نیگوس کا سنگ بنیاد رکھا۔ ۱۹۴۴ء انڈین انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کا قیام اور اس کی صدارت۔ ۲۳ مارچ کو لدھیانہ کے جلسہ مصلح موعودؓ میں تقریر کی۔ ۲۷ اکتوبر کو حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر ایک زبان میں ترجمہ قرآن کا خرچ اپنے ذمہ لیا۔ ۱۹۴۵ء ۱۷ فروری سے کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستان کی آزادی کے حق میں تقریر۔ ۲۲ فروری انگلستان میں ہندوستان سٹینڈرڈ کے نمائندہ کو انٹرویو۔ مارچ میں برطانوی ریڈیو پر ہندوستان کی آزادی کے لئے اہم تقریر فرمائی۔ ۱۵ مارچ رائل انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل کانفرنس کے مندوبین کی دعوت کے موقعہ پر آزادی ہند کی تائید میں زبردست تقریر۔ مئی میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ مئی میں پنڈت نہرو کی طرف سے اقوام متحدہ کے اجلاس میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے کی پیشکش۔ ۱۹۴۶ء جنوری۔ حکومت ہند کی طرف سے عدالت انصاف میں نامزدگی مگر آپ منتخب نہ ہو سکے۔ ۱۵ اپریل کو تعلیم الاسلام کالج قادیان کی لیبارٹری کی بنیادی اینٹ رکھی۔ ۱۹۴۷ء ۵ مارچ کو آپ کی کوششوں سے وزیراعظم پنجاب خضر حیات نے مسلم لیگ کی راہ ہموار کرنے کے لئے استعفیٰ دیدیا۔ ۱۰ جون کو انڈیا فیڈرل کورٹ کے جج کے منصب سے مستعفی ہوگئے۔ جون تا ۲۲ دسمبر نواب آف بھوپال سر حمید اللہ کے آئینی مشیر رہے۔ جون میں قائداعظم نے آپ کو پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کو کہا۔ وسط جون تا ۱۶ جولائی بھوپال کے کیس کے سلسلہ میں انگلستان میں رہے۔ ۲۸ تا ۳۱ جولائی پنجاب باؤنڈری کمیشن ریڈکلف ایوارڈ کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کیا۔ اگست تا وسط ستمبر بھوپال میں رہے۔ ۲۲ ستمبر تا ۸ دسمبر قائداعظم کی ہدایت پر اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کی اور فلسطین کے مسئلہ پر عالم اسلام کی تاریخی خدمات انجام دیں۔ ۹ دسمبر وزیراعظم لیاقت علی خان نے آپ کو وزیراعلیٰ پنجاب، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور وزیر خارجہ پاکستان کے عہدوں کی پیشکش کی اور ساتھ ہی کہا کہ قائداعظم آپ کو وزیر خارجہ بنانا چاہتے ہیں۔ ۲۵ دسمبر کو وزیر خارجہ پاکستان کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ ۱۹۴۸ء ۴ جنوری کو برما کے جشن آزادی میں پاکستانی نمائندے کے طور پر شرکت کی۔ ۱۹۴۹ء تا ۱۹۵۱ء وزارت خارجہ کے دوران لیبیا۔ اریٹریا۔ مالی۔ سینیا۔ صومالیہ۔ سوڈان۔ تونس۔ مراکش۔ الجزائر وغیرہ ممالک کی آزادی کے لئے نمایاں جدوجہد کی۔ ۱۹۵۱ء

لبنان اور شام کے ممالک کا دورہ کیا۔ ۱۹۵۲ء ۲ مارچ مصر اور عراق کے ممالک کا دورہ کر کے واپس کراچی پہنچے۔ ۱۹۵۲ء مئی میں وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ آپ جماعت احمدیہ کراچی کے جلسہ میں تقریر نہ کریں۔ آپ نے کہا میں وعدہ کر چکا ہوں۔ آپ کو پسند نہ ہو تو میرا استعفیٰ حاضر ہے۔ ۱۸ مئی کو جماعت احمدیہ کے جلسہ میں "اسلام زندہ مذہب ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ ۱۹۵۳ء دمشق ایران اور اردن کے ممالک کا دورہ کیا اور سربراہوں سے ملاقات کی۔ ۱۹۵۴ء ۳۰ جنوری کو کراچی سے لاہور آتے ہوئے ریلوے حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ حادثہ کے وقت آپ تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے۔ ۱۹۵۴ء ۲۸ فروری۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقسیم انعامات کی تقریب کے مہمان خصوصی بنے۔ مئی میں سندھ طاس کے منصوبہ کے سلسلہ میں عالمی بینک سے کامیاب مذاکرات کئے۔ ستمبر سیٹو کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے نمائندگی کی۔ ۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج منتخب ہوئے جس کے نتیجہ میں آپ نے وزیر خارجہ کے منصب سے استعفیٰ دیدیا۔ ۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء تا ۵ فروری ۱۹۶۱ء بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج رہے۔ ۱۹۵۵ء ۳۰ اپریل کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سفر یورپ بسلسلہ علاج کے موقعہ پر خدمت کی سعادت حاصل کی۔ ۹ دسمبر کو ہیگ ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کے تعمیر کردہ خانہ خدا کا افتتاح کیا۔ ۱۹۵۷ء ۲۲ جون ہمبرگ جرمنی میں مسجد احمدیہ کا افتتاح کیا۔ ۱۹۵۸ء بین الاقوامی عدالت انصاف کے نائب صدر منتخب ہوئے۔ ۱۸ مارچ کو عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۲۱ مارچ کو سعودی عرب کے شاہ سعود سے ملاقات ہوئی۔ ۱۹۶۰ء ۱۰ اکتوبر کو تفسیر صغیر کا انگریزی ترجمہ تقریباً ۹ ماہ کی مدت میں مکمل کیا۔ آخر میں ہیگ سے کیمبرج میں رہائش اختیار کی۔ وزیر خارجہ پاکستان کی طرف سے صومالیہ میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کے عہدہ کی پیشکش۔ ۱۹۶۱ء بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج کے انتخاب میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۲ء مجلس افتاء کے صدر رہے۔ بعد میں تا وفات اعزازی ممبر رہے۔ ۱۹۶۱ء مارچ حکومت سپین کے ایک تنازعہ کے سلسلہ میں قانونی مشورہ کے واسطے میڈرڈ گئے۔ جولائی میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدر پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے کے عہدے کی پیشکش۔ ۱۲ اگست کو نیویارک میں پاکستان کے مستقل نمائندے کا چارج سنبھال لیا۔ ٹرینیڈاڈ کے جشن آزادی میں بطور نمائندہ پاکستان شرکت کی۔ ۱۹۶۲ء ۱۹ ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سترہویں اجلاس کے صدر ہوئے۔ نومبر امریکی صدر کینیڈی سے ملاقات اور مسئلہ کشمیر پر بات چیت۔ ۱۹۶۳ء صومالیہ۔ کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔ سوڈان۔ طرابلس۔ تونس۔ الجزائر۔ مراکش وغیرہ ممالک کا دورہ کیا۔ جون میں روس کا دورہ کیا اور روسی لیڈر خروشیف سے ملاقات کی اور مسئلہ کشمیر کے حل پر زور دیا۔ ۱۲ جون کو مسجد محمود زیورچ کا افتتاح کیا۔ ۱۹۶۴ء ۵ فروری اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کے عہدے سے مستعفی ہوئے۔ ۶ فروری کو عالمی عدالت انصاف کے دوسری بار جج منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۵ء نومبر۔ جزائر فجی اور نیوزی لینڈ کا دورہ کیا۔ ۹ نومبر کی رات کو جماعت احمدیہ کے تیسرے نو منتخب امام کی شکل خواب میں بتائی گئی۔ آپ نے بذریعہ خط حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی بیعت کی۔ ۱۹۶۶ء آپ کو فضل عمر فاؤنڈیشن کا تاحیات صدر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۶۷ء مارچ میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۷۰ء ۱۸ فروری کو عالمی عدالت انصاف کے چیف جسٹس منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۳ء ۵ فروری کو عالمی عدالت انصاف کی صدارت سے سبکدوش ہوئے۔ ۶ فروری کو ایک مبشر خواب کی بنا پر تمام دنیاوی امور ترک کر کے بقیہ زندگی خدمت دین میں صرف کرنے کی غرض سے ہیگ سے احمدیہ مشن ہاؤس لندن میں منتقل ہو گئے۔ اور ۱۹۸۳ء تک کے عرصے میں متعدد کتب و تراجم کا کام کیا جس میں ایک اہم ترین کام حضرت بانی سلسلہ کی منتخب تحریرات کا تین جلدوں میں انگریزی ترجمہ ہے۔ ۱۹۷۴ء کے پرآشوب دور میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیرون پاکستان کی جماعتوں کا نگران مقرر فرمایا۔ ۱۹۷۸ء لندن میں کسر صلیب کانفرنس میں مقالہ پڑھا۔ اور ایک اجلاس کی صدارت کی۔ ۱۹۸۰ء ۲۷ دسمبر جلسہ سالانہ پر آخری تقریر "حضرت مصلح موعود کے متعلق میری یادیں" کے موضوع پر کی۔ ۱۹۸۲ء ۱۰ جون قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر پاکستان آئے۔ اور نئے امام جماعت احمدیہ کے انتخاب کی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔ نئے امام کے انتخاب کے بعد جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو جماعت کے نمائندوں کے ہاتھ پر رکھ کر جماعت احمدیہ سے بیعت لی۔ ۱۰ ستمبر مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے۔ ۱۹۸۳ء لندن سے مستقل طور پر لاہور منتقل ہوئے اور وفات تک صاحب فراش رہے۔ ۱۹۸۵ء یکم ستمبر آپ ایک کامیاب و مثالی زندگی گزار کر قریباً ۹۳ سال کی عمر میں صبح پونے نو بجے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو گئے۔ (بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں رضی اللہ عنہ

ہو گئے دنیا سے رخصت چوہدری ظفر اللہ خاں — جانب منزل خدا کی رحمتوں کے درمیاں
رہنمائے ملک و ملت اک عظیم انساں تھے — چھوڑ کر یہ عالم فانی گئے سوئے جناں
گوہر نایاب تھا اسلام کا بطل جلیل — ہو گیا روپوش عالم سے وہ جوہری پہلواں
زندگی جکڑی ہوئی ہے موت کی زنجیر سے — آہ! انساں کس قدر مجبور ہے اور ناتواں
تھے وہ اک مرد مجاہد اور صحابی نامور — ہائے ان سا ہے مبلغ اور مدبر اب کہاں
چوہدری ظفر اللہ خاں تھے عالم دین متیں — عامل قرآں تھے قرآں خواں قرآں داں
عاشق دین محمد اور فنا فی اللہ تھے وہ — بات سے کردار سے تھی شان اسلامی عیاں
اُن کی ہر تقریر تھی عرفان میں ڈوبی ہوئی — اُن کی ہر تحریر ہے علمی خزانہ بے گماں
معرفت کی چاشنی کو ہم بھلا سکتے نہیں — یاد آئے گا تیرے خطبوں کا انداز بیاں
قائد اعظم کے دست راست تھے وہ برملا — تھے محب وطن پاکستان کی روح رواں
یو۔ این۔ او کی صدارت پر وہ جب فائز ہوئے — پہلے بسم اللہ پڑھی اور چند آیات قرآں
برتری اسلام کی ثابت ہمیشہ واں بھی کی — عقل کے اندھوں سے پوچھو کیا یہ ہے کوئی نشاں
ملک و ملت کی بہت سی خدمتیں انجام دیں — دور ستر سال کا کیسا عظیم و کامراں
کارنامے ان کے تاریخیں بھلا سکتی نہیں — خوبیاں ان کی رقم ہوں قلم میں طاقت کہاں
وہ شفیق و مہرباں تھا ایک روحانی وجود — عاجزی و انکساری میں عجب تھی انکی شاں
بے سہاروں کا سہارا بے نواؤں کے کفیل — اک جہاں پر ان کے احسانوں کا ہے بار گراں
ہر قدم پر ان سے وابستہ ہیں یادیں بے شمار — یاد رکھیں گے ہمیشہ ان کو بھولیں گے کہاں
زندگی کی راحتیں سب دین پر قرباں کیں — ان سا عابد اور زاہد ڈھونڈنے جائیں کہاں
فکر ان کو تربیت کی اور اصلاح کا جنوں — تا جذبہ تبلیغ سے سرشار ہوں مرد و زناں
مصطفیٰ سے عشق تھا ان کی روحانی غذا — جس سے حاصل ہو گئی دائم حیات جاوداں
مشعلیں الفت کی روشن تو نے کیں ہر سو — تیری رحلت سے ہیں مغموم پیر و نوجواں
آنکھ ڈھونڈے گی تجھے لیکن نہ پائیں گی کہیں — یاد آتی ہے تری اے افتخار خانداں
اس سے ارفع کون دے سکتا ہے تحسین کا خراج — کلمۃ اللہ کا لقب جو کہ بڑھا دے تیری شاں
کون جانے لعل کی قیمت سوائے جوہری — تب سے بڑھ کر حضرت طاہر ہیں انکے قدرداں
تیری تربت پر سدا باران رحمت ہو نزول — قرب حاصل ہو خدا کا خلد ہو تیرا آشیاں
اُن کی روح کو رحمتوں سے کر الٰہی سرفراز — دے جماعت کو تو پھر اک اور بھی ظفر اللہ خاں
تھی قدیم صاحب پہ شفقت اور سدا اقرار تھا — یاد رکھتا ہوں دعاؤں میں [illegible]
ہو گئے محروم اب تیری دعاؤں سے ہمیشہ — اے سپوت احمدیت [illegible]

احمدیت کی ہے برکت پایا قربت کا مقام
ورنہ ظفر اللہ کہاں اے ناصرہ اور تو کہاں!

ناصرہ منصور (لندن)

سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ

بمقام کیندرا پاڑہ ۸، ۹ فروری ۱۹۸۶ء

احباب جماعت اور قائدین مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبہ اڑیسہ کی مجالس کا سالانہ اجتماع کیندرا پاڑہ میں ۸، ۹ فروری ۱۹۸۶ء کو منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین مجالس بالخصوص صوبہ اڑیسہ کے قائدین سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں بکثرت نمائندگان کو بھجوائیں اور ہر طرح سے تعاون دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دوران سال جلسے و یوم التبلیغ منعقد کرنے کا پروگرام

جیسا کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان جانتے ہیں کہ ہر سال نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام بھارت کی جماعت ہائے احمدیہ دوران سال جلسے اور یوم التبلیغ منعقد کرتی ہیں۔ امسال ۱۳۶۵ ہش مطابق ۱۹۸۶ء کے جلسے اور یوم التبلیغ منعقد کرنے کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین سلسلہ اور معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے منعقد کرائیں اور یوم التبلیغ منائیں۔ نیز رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخوں میں رد و بدل کر سکتی ہیں۔

۱۔ یوم مصلح موعودؓ ۲۰ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بروز جمعرات۔
۲۔ یوم سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۳ امان (مارچ) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بروز اتوار۔
۳۔ یوم خلافت ۲۷ ہجرت (مئی) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بروز منگل وار۔
۴۔ ہفتہ قرآن مجید ۱۷ وفا تا ۲۳ وفا (جولائی) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء جمعہ تا جمعرات
۵۔ یوم پیشوایان مذاہب ۵ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بروز اتوار
۶۔ ہفتہ تبلیغ (سال میں دو مرتبہ) ماہ احسان و اخاء (ماہ جون و اکتوبر)
۷۔ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲ نبوت (نومبر) بروز اتوار۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھانے کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ بارہا فرمایا کرتے تھے کہ یہ پہلی صدی تو غلبۂ اسلام کی تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ تو جتنا جتنا ہم اس صدی میں داخل ہونے والے ہیں اور اس کے قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ تیاری میں جو کمیاں رہ گئی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ جلدی جلدی پوری کر دیگا۔ ...... اور یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جس طرح غیر ممالک میں جماعت پر فضل فرما رہا ہے اور جماعت کی طرف لوگوں کی توجہ ہو رہی ہے اور جس طرح باہر سے مطالبے آ رہے ہیں اور ترقی کے نئے نئے راستے کھل رہے ہیں ...... یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی نشاندہی کر رہی ہیں اور جماعت کو میں اس لئے بتاتا ہوں کہ وہ ایک نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں۔ اور اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بھی بڑھائیں ...... اس لئے یہ کہنا کہ ہم اپنے منتہا کو پہنچ گئے ہیں اور اتنی ہی جماعت کو توفیق ہے۔ بالکل غلط بات ہے۔ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ خدمت کی توفیق زیادہ ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس توفیق کے مقابل پر جماعت جس تیزی سے پھیل رہی ہے وہ بھی تو ایک ایسا میدان ہے جو قربانیوں میں اضافے کے مزید تقاضے کرتا رہے گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ واضح ارشاد پیش کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کی درخواست کی جاتی ہے اور اس کی ایک صورت یہ ہے کہ احباب جماعت اپنی صحیح آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کی پابندی کریں۔ اس سے ان کے رزق اور اموال میں بھی برکت ہو گی۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ بنگال۔ اڑیسہ ایم پی

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بنگال۔ اڑیسہ۔ ایم پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۹/۲/۸۶ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہ تعاون فرمائیں۔ متعلقہ سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۹ ۲/۸۶	کوراپٹ	۹ ۴/۸۶	۳	۱۲ ۴/۸۶
کلکتہ	۱۰ ۲/۸۶	۳	۱۳	بھوبنیشور	۱۲	۴	۱۶
پرلیشہ	۱۴	۱	۱۵	خوردہ کیرنگ	۱۶	۴	۲۰
سونگھڑہ	۱۵	۱	۱۶	شیرگاؤں	۲۰	۱	۲۱
سوہن پور	۱۶	۱	۱۷	مانیکا گوڑہ			
کوئنکھنڈ یاربیر	۱۷	۱	۱۷	نیا گڑھ	۲۱	۱	۲۲
کیرا	۱۷	۱	۱۸	بھوبنیشور	۲۲	۱	۲۳
بانسرہ	۱۸	۱	۱۹	بیانی	۲۳	۱	۲۴
کنکیہ	۱۹	۱	۲۰	کنٹک	۲۴	۱	۲۵
مضافات مرشد آباد	۲۰	۸	۲۸	سونگھڑہ	۲۵	۳	۲۸
کلکتہ	۲۸	۱	۱ ۳/۸۶	کیندرہ پاڑہ	۲۸	۱	۲۹
ہتو باڑی	۱ ۳/۸۶	۱	۲	پارا دیپ	۲۹	۱	۳۰
کلکتہ	۲	۱۰	۱۲	مرتونیا گاؤں	۳۰	۱	۱ ۵/۸۶
موسلی بنی	۱۲	۴	۱۶	کٹک	۱ ۵/۸۶	۱	۲
بھو بھنڈار	۱۶	۱	۱۷	کرڈاپلی	۲	۲	۴
جمشید پور	۱۷	۳	۲۰	پینکال	۴	۲	۶
رورکیلا	۲۰	۳	۲۳	کوشٹ پٹہ	۶	۱	۷
سندر گڑھ	۲۴	۱	۲۵	اڑکھو بیٹھہ	۷	۱	۸
سمبلپور	۲۵	۱	۲۶	تالبر کوٹ	۸	۱	۹
لبسنہ پردہ	۲۶	۱	۲۷	غنچیہ پاڑہ	۹	۱	۱۰
کٹک	۲۸	۴	۱ ۴/۸۶	چودوار	۱۰	۱	۱۱
بھدرک۔ تاراکوٹ	۱ ۴/۸۶	۳	۴	کٹک	۱۱	۲	۱۳
سورو۔ ہلدی پدا	۴	۳	۷	کلکتہ	۱۴	۵	۱۹
کٹک	۷	۱	۸	قادیان	۲۱ ۵/۸۶	—	—

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

زندگی بخش جام احمد ہے — کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے
بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی
خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-
• الیکٹریکل انجینئرس • الیکٹریکل ورکنگ
• لائسنس کنٹریکٹس • موٹر وائینڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA.
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389 ٹیلیفون
BOMBAY - 58

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
(فتح اسلام ص)
پیشکش
لبرٹی پولن مل
نمبر ۵-۲-۱۰
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ-۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-
23-5222
23-1632 ٹیلیفون نمبرز:-
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین۔ کلکتہ-۷۰۰۰۰۱
HM ہندوستان موٹرز لیمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
15-SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360
74350
آٹو ونگس

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY -8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز
M/s PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO C-16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI -571201
PHONE NO. OFFICE. 606.
RESI. 283.

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ ٹی پرس۔ پاسپورٹ کور اور
بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:۔ احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵۔ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۱۷۔۔۔۔ فون نمبر ۴۳۴۷۱

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد، بینہ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے لئے بہترین سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM.- MOOSA RAZA

PHONE:- 605559

BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۲ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:- نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے"

(ملفوظات جلد ۸ ص۳۱)

NIR ®

CALCUTTA -15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب لیدر شیلیٹ، ہوائی چپل، ہیر ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!